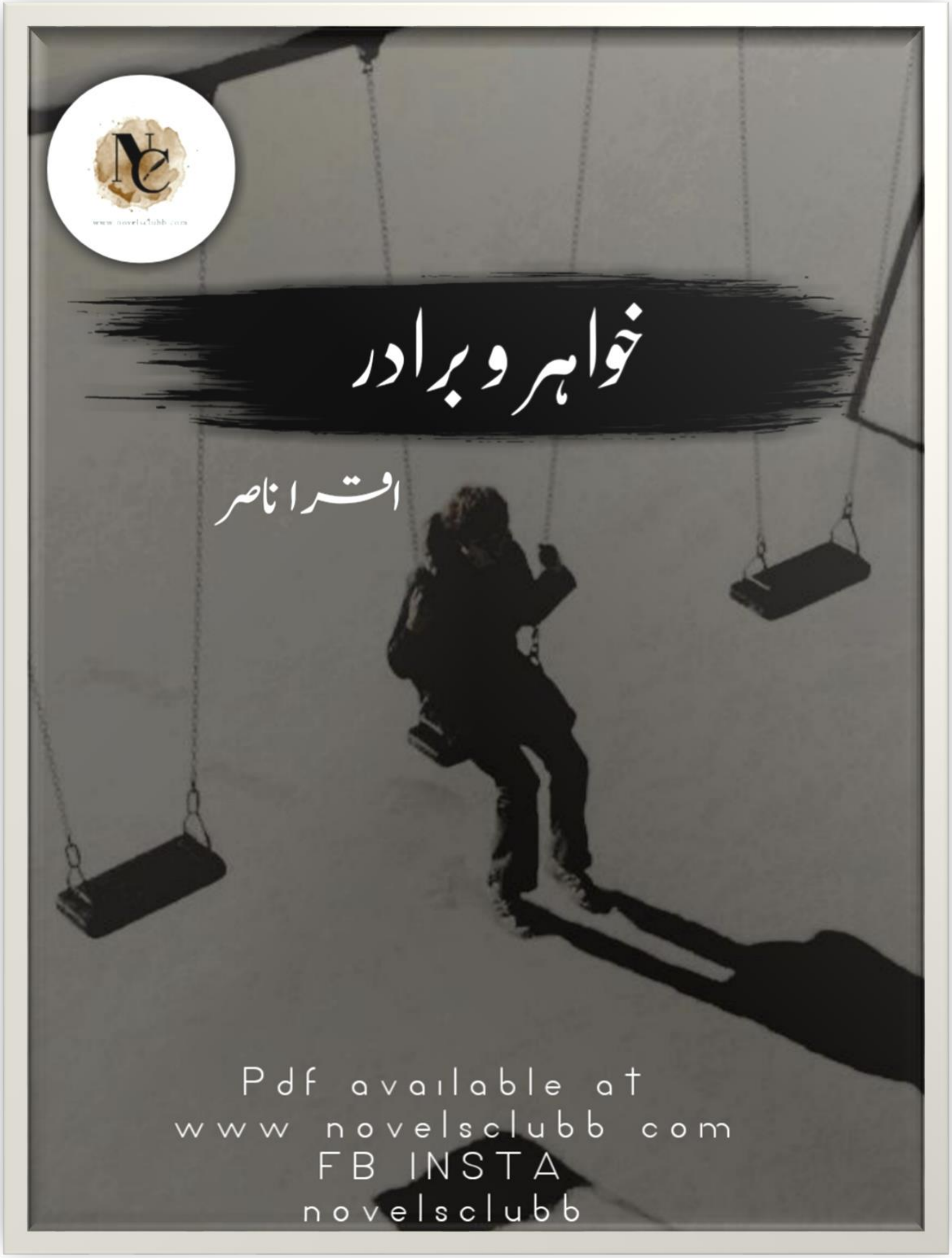
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

آج اشفاق کے سوا گھر میں سب موجود تھے۔جائی یانہ نے آج یونیورسٹی نہیں جانا تھا جبکہ عالیہ اور عزاہ دونوں کا کہیں جانے کو دل نہیں تھا اس لیے دونوں میں سے کوئی بھی یونیورسٹی نہیں گیا تھا۔

صبح کے ناشتے کے بعد نوال نے زینب کو کال کی۔نوال نے جب زینب کو کال کی تھی اس وقت زینب ناشتہ کر رہی تھیں۔ان کے ساتھ شایان بھی بیٹھا تھا۔نوال کی کال آتی دیکھ کر شایان بے چین ہو گیا۔زینب نے ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے فون اٹھا کر کال اٹینڈ کر لی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"نوال نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!" زینب نے بھی ان پر سلامتی کی دعا بھیجی۔

"تم نے شایان سے بات کی؟"

نوال کے پوچھنے پر زینب نے اپنے سامنے بیٹھے شایان کو دیکھا جو بڑی بے چینی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی، میں نے شایان سے بات کی ہے۔ اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" زینب نے مسکراتے ہوئے کہا پھر انہوں نے پوچھا۔ "آپ نے بھائی سے بات کر لی ہے؟"

"ہاں میں نے ان سے بات کرلی ہے ان کا کہنا ہے کہ اس طرح فون کالز پر بات کرنے کی بجائے تمہیں باقاعدہ ہمارے گھر آکر اشفاق سے عالیہ کا رشتہ مانگنا چاہیے۔"

"اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ "تو آپ بتادیں ہم لوگ کس دن آپ کے گھر عالیہ کا ہاتھ مانگنے آئیں؟"

"تمہارا اپنا گھر ہے کسی بھی دن آجاؤ!" نوال کے کہنے پر زینب سوچ میں پڑ گئیں۔

"یہ ہفتہ تو میرا بہت مصروف ہے۔" زینب نے سوچتے ہوئے خود کلامی کیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھابھی اگر آپ برا نہ مانے تو میں آج آجاؤں۔"

زینب کی بات سن کر جہاں نوال کو شاک لگا تھا وہی شایان کو بھی کرنٹ لگا۔ان دونوں کو یہ توقع نہیں تھی کہ زینب آج اشفاق کے گھر جانے کا بول دیں گی۔

"آج؟"نوال نے تھوڑی بے یقینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آج نہیں آسکتے تو ٹھیک ہے میں اپنے شیڈیول سے ٹائم مینیج کر لوں گی۔"

"نہیں نہیں !کوئی مسئلہ نہیں ہے۔تم آج آجاؤ۔"

زینب کی بات سن کر نوال فوراً بولیں۔انہیں ڈر لگا کہ کہیں زینب اس بات کا برا نہ مان لیں۔

"آپ ایک دفعہ بھائی سے پوچھ لیں کہیں انہیں میرے آج ان کے گھر آنے پر کوئی مسئلہ نہ ہو۔"

"تمہارے بھائی کو بھلا تمہارے آنے سے کیوں مسئلہ ہو گا! زینب تم کیسی فضول باتیں کرتی ہو!"نوال کی بات نے زینب کو کہیں بہت دور پہنچا دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں شام سات بجے بچوں کے ساتھ گھر آجاؤں گی۔امید کرتی ہوں سب اچھا جائے گا!"اتنا کہہ کر زینب نے کال کاٹ دی۔وہ اس سے زیادہ بات نہیں کر سکتی تھیں۔

"ہم آج ماموں کے گھر جائیں گے؟"شایان نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں!"زینب نے بس یہی کہا اور اپنے کمرے کی طرف جانیں لگی۔ان کے ذہن میں ایک تکلیف دہ لہر اٹھی تھی۔دوسری طرف شایان کے سوالات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ماموں کے گھر جانے کی اتنی ساری تیاری کرنی پڑے گی؟ کیا میں آج آفس جاؤں؟ اتنے سارے کام آج کیسے ہو پائے گے۔۔۔" شایان کی چلتی زبان زینب نے بند کروائی۔

"بس خاموش!"

شایان زینب کی آواز سن کر واقعی میں خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم نے ایک بھی سوال کیا تو میں اشفاق بھائی کے گھر نہیں جاؤں گی۔ بھائی کے گھر جانے کے لیے میں نے آج کی تاریخ تمہارے لیے ہی رکھی ہے۔ میں چاہتی ہوں جلد از جلد یہ رشتہ طے ہو جائے اور میرا تم سے کیا وعدہ پورا ہو جائے۔"

وہ کچھ لمحے کے لیے رکی اور خود کو ریلکس کیا۔

"نمرہ کو بتا دینا کہ ہم سب نے آج بھائی کے گھر جانا ہے اور تم خود بھی تیار رہنا۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ مجھے کوئی تنگ نہ کریں۔"

یہ کہہ کر زینب رکی نہیں بلکہ کمرے میں چلی گئیں۔ پیچھے شایان سمجھ چکا تھا کہ اس کی ماں اس طرح ری ایکٹ کیوں کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

اشفاق کے گھر میں دوپہر کے وقت کچن میں معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔

اچانک ایک دعوت کا انتظام انہیں آج کی تاریخ میں کرنا تھا۔نوال نے زینب سے بات کر لینے کے بعد اشفاق کو بھی کال کر کے زینب کے آج شام گھر آنے کا بتا دیا تھا اور جلدی آنے کی تاکید بھی کر دی تھی۔

نوال ابھی سالن کی بھنائی کر رہی تھیں۔جائی یانہ چاول چھان رہی تھی۔اس کا موڈ اب بہت حد تک بہتر تھا۔وہ سر آفتاب کے خوف سے نکل آئی تھی۔

چاول چھاننے کے بعد انہیں بھگونا تھا پھر جائی یانہ کو ڈرائنگ روم اور ڈائننگ ہال کی صفائی بھی ملازمہ کے ساتھ مل کر کروانی تھی۔اس کے بعد جا کر اس کے حصے کے کام ختم ہونے تھے۔

عزاہ فروٹ ٹرائفل بنانے کے لیے پھل کاٹ رہی تھی۔اس کی طبیعت اور دل دونوں خراب تھے مگر وہ پھر بھی یہ سب کر رہی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی بھی طرح کسی کو شک پڑے کہ عزاہ اس رشتے پر خوش نہیں ہے۔اس کی سنہری آنکھیں بری طرح سوجی ہوئی تھی۔اس کو بخار بھی ہو رہا تھا مگر نوال کی مدد کروانے کے لیے وہ ہر وقت تیار رہتی تھی۔

"عزاہ تم فروٹ ٹرائفل بنا کر تھوڑا آرام کر لینا!"نوال نے عزاہ کی حالت دیکھ کر کہا۔

"ہممم!"عزاہ نے ہنکارا ابھرا۔

نوال نے دیگچی میں چمچہ ہلاتے ہوئے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا جو برتن میں رکھے چاولوں کو چھاننے کی بجائے ان پر انگلی پھیر کر J بنا رہی تھی۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟!"

نوال کی بات سن کر جائی یانہ ایک دم سیدھی ہو گئی اور چاول چھاننے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے جو کام کہا ہے وہی تو کر رہی ہوں!"

"یہ کام جلدی ختم کرو ابھی صفائی بھی کرنی ہے۔"

"نسرین نے صبح صفائی کر تو دی تھی،اب دوبارہ کرنے کا کیا فائدہ!" جائی یانہ نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہاری پھپھو رشتہ لے کر آرہی ہے۔کم از کم ڈرائنگ روم اور ڈائننگ ہال کی تو صفائی دوبارہ ہونی چاہیے۔تمہاری پھپھو اگر تھوڑی سی بھی مٹی دیکھ لیں گی تو کیا سوچیں گی۔رشتے کے دوران ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑا غور کیا جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

نوال کی باتیں سن کر جائی یانہ بے اختیار بولی۔

"پھر تو ہمیں یقیناً گھر تیزاب سے دھونے کی ضرورت ہے۔"

نوال اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پائی لیکن اس کا یوں کام چھوڑ کر بات کرنا سمجھ میں آگیا۔

"جائی یانہ میں کہہ رہی ہوں اپنی قینچی جیسی زبان کو منہ میں ڈال لو۔ایسا نہ ہو کہ میرے ہاتھ میں پکڑا ہوا چمچہ تمہارے سر پر لگ رہا ہو۔"

نوال نے اونچی آواز میں کہا تو جائی یانہ منہ بنا کر کام کرنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سہی ہے چھوٹی بیٹی کا تو کام ہی نظر میں نہیں آتا ہے!" جائی یانہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔اس کے بعد سب خاموشی سے اپنا اپنا کام کرتے رہے۔

جب جائی یانہ نے چاول کو چھان کر بھگو دیے تو وہ باہر جانے لگی۔ نوال نے جائی یانہ کو روک کر کہا۔

"اپنی بڑی بہن کو کہہ دو اگر وہ سمجھتی ہے کہ یوں منہ بنا کر بیٹھ جائے گی اور میں مان جاؤں گی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اس سے کہو کہ خاموشی سے شام تک تیار ہو جائے ورنہ میں خود اسے تیار کر دوں گی۔"

جائی یانہ ان کی بات سن کر رکی اور نوال کے چہرے پر دیکھا۔

"آپ میک اپ کریں گی؟" جائی یانہ نے تصدیق کے لیے پوچھا۔

"ہاں میں کرلوں گی!"نوال نے ایک عزم سے کہا۔

"نہ کریں اماں! شایان بھائی اور زینب پھپھو آپی کی آنکھوں پر لگا ٹیڑھا آئی لائنر اور پورے منہ پر لگا بلشن دیکھ کر ڈر جائے گے۔"جائی یانہ نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

نوال نے ایک تیز نظر جائی یانہ پر ڈالی۔جائی یانہ نے اپنی زبان کو اس وقت بند کر کے نکلنے پر عافیت سمجھی۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اپنے کمرے میں بند تھی۔نوال نے عالیہ کو صبح بتادیا تھا کہ زینب شایان کے لیے اس کا رشتہ لے کر آرہی ہے۔

"اماں میں ابھی شادی۔۔۔۔۔" عالیہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن نوال نے اس کی بات کاٹ دی۔

"میں تم سے پوچھ نہیں رہی ہوں بلکہ تمہیں بتا رہی ہوں!" نوال نے دوٹوک انداز میں کہا اور کچھ سنے بنا کمرے سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

اب عالیہ اسی بات پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروا رہی تھی۔عالیہ اچھے سے جانتی تھی کہ ان سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی کہ اچانک دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ عالیہ جانتی تھی ان کے گھر کی کونسی مخلوق اس طرح دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔اس لیے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

دوسری جانب موجود انسان کو بھی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔وہ فوراً سے اندر آئی اور عالیہ کے پاس بیٹھ گئی۔

"اتنا تو لڑکیاں رخصتی کے وقت نہیں روتی ہیں جتنا آپ ابھی رشتہ آنے پر رو رہی ہے۔" جائی یانہ نے شوخ لہجے میں کہا۔عالیہ کا دماغ پہلے ہی خراب تھا جائی یانہ مزید خراب کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنی بکواس بند رکھو اور میرے کمرے سے نکل جاؤ۔" عالیہ بہت زور سے دھاڑی لیکن جائی یانہ کے کانوں میں جوں بھی نہیں رینگی۔ وہ ڈھٹائی سے بیٹھی رہی۔

"اماں نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ کہہ رہی ہے کہ آپ سوچ رہی ہے آپ کے منہ بنا کر بیٹھنے سے اگر اماں مان جائے گی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اماں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ چاہے دن رات ایک ہو جائے، سورج مغرب سے نکل آئے، گرمی کے موسم میں برفباری ہو جائے یہاں تک کہ اگر اماں اپنی بیٹیوں کی قدر بھی کرنے لگ جائے تب بھی وہ اس رشتے سے منع نہیں کریں گی۔" جائی یانہ نے مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

عالیہ نے کچھ نہیں کہا وہ یونہی منہ چھپائے بیٹھی رہی۔ جائی یانہ عالیہ کو یوں لیٹا دیکھ کر سمجھ گئی کہ معاملہ سنجیدہ ہے۔

"آپ کیا سیر یس والا احتجاج کر رہی ہے؟" جائی یانہ نے جھک کر عالیہ کا چہرہ دیکھنے کی ناکام کوشش کی۔ عالیہ نے ابھی بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

جائی یانہ نے آرام سے بستر پر لیٹی عالیہ کو اس طرح موڑا کہ اس کا چہرہ جائی یانہ کے بلکل سامنے آجائے۔ عالیہ نے اس دوران کوئی مزاحمت نہیں کی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کے چہرے پر موجود خشک آنسوؤں کے نشان دیکھ کر جائی یانہ فکر مند ہو گئی۔

"آپ رو کیوں رہی ہے؟ کیا آپ سچ میں خوش نہیں ہے؟ مجھے بتائیں آپ کس لیے اتنی پریشان ہے؟" جائی یانہ نے ایک ہی سانس میں تین سوال کر ڈالے۔

عالیہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔ پھر اچانک اسے یاد آیا کہ اس کے سامنے جائی یانہ بیٹھی ہے۔ وہ اپنی بہنوں سے مسئلہ ڈسکس نہیں کر سکتی تھی۔ عالیہ کے نزدیک گھر والوں سے اپنے مسئلے کے متعلق بات کرنا اس مسئلے کو مزید بڑھانے کے مترادف تھا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا ہے۔" وہ آنکھوں میں موجود نمی کو رگڑتی اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے کھلے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹنے لگی۔

"آپ ایک دفعہ مجھے بتائے تو سہی میں۔۔۔۔۔۔" جائی یانہ کی بات کو عالیہ کی تیز آواز نے کاٹا۔

"میں نے کہا نہ کچھ نہیں ہوا ہے۔" عالیہ کے تیز لہجے نے جائی یانہ کو باور کروا دیا کہ وہ اس کے مسئلے میں نہ پڑے۔ جائی یانہ کا چہرہ بھی ہتک سے سرخ ہو گیا۔ سادہ سے الفاظ میں جان انسان کا لہجہ ڈالتا ہے جسے دوسرا انسان بہت اچھے سے محسوس کر جاتا ہے۔ عالیہ کا لہجہ جائی یانہ کو ہتک آمیز لگا تھا۔ وہ ایک دم اٹھ گئی اور جانے لگی۔

ابھی وہ دروازے سے چند قدم دور تھی کہ اسے نوال کی ہدایت یاد آئی۔

"اماں نے کہا تھا کہ پھپھو شام سات بجے آئیں گی تب تک آپ تیار ہو جایئے گا۔"

جائی یانہ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ جائی یانہ نے جاتے ہوئے دروازہ ایک زوردار آواز میں بند کیا۔

اب کمرے میں بس عالیہ موجود تھی اور اس کا دکھ!

****

زینب کالج گراؤنڈ میں نازنین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے کا رنگ پھیکا ہوا ہوا تھا اور آنکھوں کے گرد حلقے واضح تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت دنوں سے ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اس لڑکے کا آخر مسئلہ کیا ہے۔" نازنین نے زینب کی حالت دیکھ کر جھنجھلا کر کہا۔

زینب نے بہت دن اس پریشانی کو خود تک محدود رکھا تھا کہ اس کے پیچھے ایک لڑکا پڑا ہوا ہے مگر آج اس سے برداشت نہیں ہو پایا اور اس نے یہ سب باتیں نازنین کو بتا دی۔

"میں خود نہیں جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ میری تو راتوں کی نیند اڑ گئی ہے۔ ہر وقت یہ سوچ سوچ کر ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں گھر میں کسی کو پتہ نہ چل جائے۔"

"تم گھبراؤ نہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" نازنین نے زینب کو تسلی دینا چاہی۔

"انشاءاللہ!" زینب نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے یہ الفاظ ادا کیے۔

"میں اگر تمہاری جگہ ہوتی تو اس کے منہ پر تھپڑ مار دیتی اور اتنا برا بھلا کہتی کہ آئندہ کبھی میری طرف دیکھنے کی جرات بھی نہ کرتا۔" نازنین نے بڑی دلیری دکھا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف زینب نازنین کی شکل دیکھ کر رہ گئی۔ وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ اگر نازنین اس کی جگہ ہوتی تو وہ بھی یہ نڈر قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔ گھر کے مرد خود

عورت کی شخصیت کو نکھارتے یا بگاڑتے ہے اور زینب کے گھر کے مردوں نے اس کی شخصیت پر بزدلی کا عیب ڈال دیا تھا۔

تھوڑی دیر اس موضوع پر مزید بات کر لینے کے بعد وہ دونوں اٹھ کر اپنی کلاس کی جانب چل دیے۔

****

زینب اپنے کمرے میں موجود تھی۔ کمرے میں چلتے اے سی کی خنکی محسوس کی جا سکتی تھی۔ فرش اتنا ٹھنڈا تھا کہ پاؤں زمین پر ٹکائے نہیں جا سکتے تھے مگر کمرے کی مالکن کو اتنی ٹھنڈ میں رہنے کی عادت تھی۔ کھڑکیوں پر پردے گرے ہوئے

www.novelsclubb.com

تھے۔ زیر و بلب زینب کی پشت پر موجود دیوار پر چلا ہوا تھا۔ کمرہ مدھم سا روشن تھا۔ دیوار پر لگی وال کلاک شام کے پونے سات بجنے کا عندیہ دے رہی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اس وقت وہ ایک ہیولا لگ رہی تھیں۔ آئینے میں وہ اپنے عکس کو دیکھ رہی تھیں۔ بالوں کو دائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ ان کے ہرے رنگ کے سوٹ پر بڑی نفاست سے سنہری کام ہوا ہوا تھا۔ کانوں میں گولڈن کلر کے جھمکے تھے۔ میک اپ اگر زیادہ نہیں کیا ہوا تھا تو کم بھی نہیں تھا۔ زینب کے بائیں کندھے پر نیٹ کا ڈوپٹہ تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب اپنے سراپے کو دیکھ رہی تھیں لیکن بار بار کچھ ایسے مناظر ان کے سامنے آ جاتے تھے جن کو دیکھ کر ان کے پرانے زخم دوبارہ ہرے ہو جاتے تھے۔ ساری عمر محبت نہ ملنے کا دکھ، ماں باپ کے شفقت بھرے لمس سے محرومی، اپنوں کی بے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رخی، غیروں کی منافقت۔ سب کچھ یاد تھا۔ یادیں عذاب ہوتی ہیں۔ حالات ٹھیک رہتے تو یقیناً وہ سب کچھ نہ ہوتا جو ہو چکا ہے لیکن اب تو وہ ہو چکا ہے۔ گزرے ہوئے دن، جانے کب سالوں میں تبدیل ہو گئے اور زینب وہی کھڑی رہ گئی جہاں تھی۔

"زندگی میں کبھی سوچا نہیں تھا بھائی کے آپ سے کوئی دوسرا رشتہ بھی بناؤں گی۔" زینب ذہن میں اشفاق کو تصور کر کے اب ان سے بات کر رہی تھی۔

"آپ نے ساری زندگی میرے ساتھ جو کیا میرے پاس ان سب کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میں آپ کی طرف کبھی بھی نہیں مڑنا چاہتی تھی لیکن حالات میری سوچ کے مطابق کیسے ہو سکتے تھے؟" زینب کے چہرے پر زخمی سا تاثر تھا۔

"میرے بیٹے نے عرصے پہلے مجھے اپنی پسند کے بارے میں بتادیا تھا۔اسے عالیہ پسند تھی۔اسے عالیہ چاہیے تھی۔میں نے وعدہ کیا تھااس سے کہ میں اسے عالیہ دوں گی۔عالیہ میرے شایان کی ہے۔"پھر کچھ سوچ کر زینب مسکرائیں۔

"آپ کبھی بھی یہ نہ سوچیے گا کہ میں عالیہ کو آپ سے بدلہ لینے کے لیے استعمال کروں گی۔کسی بے گناہ کو سزا دینا آپ کا کام ہے میرا نہیں لیکن اپنے بیٹے کی خوشیوں کے راستے میں،میں آپ کو دیوار بھی نہیں بننے دوں گی۔پہلے میں بس ایک بہن تھی جس کے ساتھ آپ نے اپنا بے حس رویہ اختیار کیے رکھا لیکن اب میں ایک ماں ہوں اور ایک اپنی اولاد کی خاطر میں کسی طوفان سے بھی ٹکرا سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہنے کے بعد زینب بلاوجہ ہنس دی۔ یہ ہنسی ایک نارمل انسان کی ہنسی نہیں تھی۔ اس میں سالوں کا دکھ، اذیت اور تکلیف شامل تھی۔ اس میں ایک معصوم لڑکی کو نفسیاتی مسائل میں ڈالنے کا کرب بھی شامل تھا۔

ایسے میں کمرے کے دروازے پر دستک دی گئی اور ایک مردانہ آواز کمرے کے اندر پہنچی۔

"ماما آپ تیار ہو گئی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں بس تیار ہوں۔" اپنے لہجے کو نارمل بنا کر زینب نے جواب دیا۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر نظر ثانی کی۔ایک دفعہ پھر آنکھوں کے سامنے ایک منظر چھایا جس نے سیاہ آنکھوں میں کرب ڈال دیا۔

زینب نے اسی حالت میں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا گلدان پھینک دیا۔گلدان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔

زینب نے ان ٹکڑوں کو دیکھا اور پھر ان ہی ٹکڑوں میں سے ایک پر پاؤں رکھ دیا۔ ان کے سفید پاؤں سنہری سینڈل میں مقید تھے۔اس لیے کانچ ان کے پاؤں کو نہیں چبھا۔زینب کانچ کے ٹکڑے کو مسلنے لگی۔جب کانچ مکمل طور پر ایک پاؤڈر کی شکل میں آگیا تو زینب نے اپنا پاؤں ہٹا دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

****

اشفاق کے گھر بھی دعوت کے انتظامات تقریباً مکمل ہو گئے تھے۔گھر کا نچلا حصہ چمک رہا تھا۔کھانا بھی تیار ہو گیا تھا۔اب بس چائے کے ساتھ کچھ بیکری کا سامان چاہیے تھا جو عیسیٰ لینے گیا تھا۔

عزاہ کا بخار تیز ہو گیا تھا۔اس لیے وہ اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی گئی تھی۔ ویسے بھی سارے کام ختم ہو گئے تھے۔عالیہ ابھی تک کمرے میں بند تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں جائی یانہ کے کمرے کے اندر جھانکو تو جائی یانہ اپنے کندھوں تک آتے بالوں کی پونی بنا رہی تھی۔اس کے بال روکھے سوکھے اور بے جان تھے۔ان میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنی کشش نہیں تھی۔اس کو ہیئر فال کا مسئلہ بھی تھا۔ہر لڑکی کا سب سے بڑا دکھ اس کے خراب بال ہوتے ہے اور جائی یانہ اسی بڑے دکھ میں مبتلا تھی۔

اس نے اپنی پونی بنائی اور ایک نظر اپنا چہرہ دیکھا۔چہرہ پر کسی بھی قسم کا۔میک اپ نہیں کواہوا تھا۔اسے عام روٹین میں میک اپ کرنا زہر لگتا تھا۔اس نے پرپل کلر کی فراک پہنی ہوئی تھی۔اپنے اوپر تنقیدی نگاہ ڈال لینے کے بعد وہ نیچے چلی گئی۔سات بج چکے تھے۔اب پھپھو بس راستے میں ہو نگی۔ابھی وہ سیڑھیوں سے اتری ہی تھی کہ گھر کا داخلی دروازہ کھلا اور عیسیٰ گھر میں داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں سامان تھا جائی یانہ کو کھڑا دیکھ کر عیسیٰ نے سامان اس کی جانب بڑھایا۔جائی یانہ نے سامان پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا شکریہ!" جائی یانہ نے سنجیدہ لہجے میں شکریہ ادا کر دیا۔ وہ ابھی تک عیسیٰ کی باتیں نہیں بھولی تھی۔

"نوٹ مینشن!" عیسیٰ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جھلایا۔

جائی یانہ کچھ بھی کہے بنا کچن میں چل دی۔ کچن میں نوال کرسی پر بیٹھی پریشان تھیں۔ جائی یانہ نے ان کو دیکھا اور سامان میز پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا اماں؟" جائی یانہ جانتی تھی وہ کس وجہ سے پریشان ہے، پھر بھی اس نے پوچھا۔

"عالیہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہے۔" نوال میز کو دیکھتے ہوئے بولی۔ پھر انہوں نے چہرہ اٹھا کر جائی یانہ کو دیکھا۔

"تم ایک دفعہ اس سے بات کر لو۔" جائی یانہ نے ایک لمبی سانس کھینچی اور بیٹھ گئی۔

"آپی میری کوئی بات نہیں سنیں گی۔ آپ خود ان سے بات کر لیں۔"

"مجھے ڈر ہے کہیں وہ اپنے بابا یا مہمانوں کے آگے کوئی تماشہ نہ لگا دیں۔" نوال نے اپنا خدشہ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں، دیکھ لیجیے گا پھپھو اور شایان بھائی جب آئیں گے تو آپی خود ہی تیار ہو کر آرام سے آجائیں گی۔ آپی بابا کی موجودگی میں کوئی تماشہ نہیں لگائیں گی۔"

"بس ہم تو امید ہی لگا سکتے ہیں۔" نوال نے جائی یانہ کی بات پر بس یہی کہہ پائی پھر ایک دم ان کا خیال عزاہ کی طرف گیا۔

"عزاہ کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی؟" نوال کے کہنے پر جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"بجو کو تیز بخار ہو رہا تھا۔ وہ ٹیبلیٹ لے کر سو گئی ہے۔ سونے سے پہلے انہوں نے کہہ دیا تھا کہ مجھے کوئی نہ اٹھائے۔"

"ہمم! بیچاری کب سے میرے ساتھ کام کروا رہی ہے۔اب اسے آرام ہی کرنا چاہیے۔" نوال نے متفکر لہجے میں کہا۔ پھر جائی یانہ پر حکم صادر کیا۔

"اب تم نے میری مدد کروانی ہے۔ مہمانوں کے آگے کھانا سرو تم ہی کرو گی۔"

"کیا؟" جائی یانہ نے آنکھیں پھاڑ کر اپنی ماں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اور کان کھول کر سن لو۔ ذرا سی بھی گڑ بڑ نہیں ہونی چاہیے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عالیہ آپی سے کہہ دیں، کب سے منہ پھلا کر کمرے میں بیٹھی ہے اور آپ سارے کام ہم لوگوں سے کروا رہی ہے۔اس سے تو اچھا تھا میرا رشتہ آجاتا کہیں سے!"

آخری بات جائی یانہ نے بس سوچی تھی کہی نہیں ورنہ وہ جانتی تھی اس کی ماں کی چپل کا نشانہ اس کے منہ پر بنتا۔

اتنے میں گھر کے باہر ہارن بجا۔نوال فوراً کھڑی ہو گئی اور جائی یانہ کو اوپر جانے کا کہا۔

"عالیہ سے کہو فوراً تیار ہو جائے ورنہ میں اب کسی بات کا لحاظ نہیں کروں گی۔"

****

کچھ لمحات بعد اشفاق کے ڈرائنگ روم میں جھانکوں تو محفل جمی ہوئی تھی۔زینب شایان اور نمرہ تین سیٹر صوفے پر براجمان تھے۔ان کا صوفہ درمیان میں تھا۔ان کے دائیں جانب ڈبل سیٹر صوفے پر نوال و اشفاق بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں جانب دو سنگل صوفے تھے۔جن میں سے ایک پر عیسیٰ بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسرے پر جائی یانہ۔ان سب صوفوں کے بلکل درمیان میں ایک لکڑی کی میز رکھی ہوئی تھی جس پر شیشہ لگا ہوا تھا۔

جائی یانہ بار بار کام سے کچن میں آجا رہی تھی۔ابھی بھی وہ نمکو، سموسے، بسکٹ اور دوسرے لوازمات پلیٹ میں اچھے سے رکھ کر آئی تھی اور ملازمہ چائے پکا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب کے آنے کی اطلاع جائی یانہ نے عالیہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر بتادی تھی مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تو جائی یانہ واپس آگئی۔ابھی زینب کام کی بات پر نہیں آئی تھیں بلکہ سب ابھی ادھر ادھر کی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔

نوال بات کرنے کے دوران بار بار آنکھوں کے اشاروں سے جائی یانہ کو عالیہ کے پاس جانے کا کہہ رہی تھی جب کہ جائی یانہ دوبارہ ذلیل ہونے کے لیے نہیں جانا چاہتی تھی۔اس لیے وہ نوال کے اشاروں کو نظر انداز کرتی رہی۔

کچھ دیر بعد جب ملازمہ نے چائے کی ٹرے اور کھانے کا دوسرا سامان میز پر رکھا تو زینب بلآخر کام کی بات پر آگئی۔

"بھائی! بھابھی نے تو آپ کو بتایا ہوگا کہ میں آج آپ کے اس کیوں آئی ہوں!"

"نوال نے تو بتا دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں تم خود مجھ سے بات کرو۔" اشفاق کے سپاٹ لہجے میں بات سن کر شایان تھوڑا سا نروس ہو گیا۔ اسے اشفاق کے لہجے ڈر لگا تھا لیکن زینب بلکل آرام سے بیٹھی تھی۔ زینب کو اشفاق سے ایسے لہجے کی ہی امید تھیں۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنی بیٹی عالیہ کا ہاتھ میرے بیٹے شایان کے ہاتھ میں دے دیں۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق زینب کو دیکھتے ہوئے سیدھے بیٹھ گئے۔ زینب بھی ان کی جانب متوجہ تھی۔

"تم بتاؤ آخر میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے بیٹے سے ہی کیوں کروں ؟"اشفاق کی بات سن کر زینب کے سواسب نے پہلو بدلے۔ماحول میں تناؤ کا جھونکا گزرا تھا جسے زینب اور اشفاق کے سواسب نے محسوس کیا۔

"تو آپ شادی نہ کریں !"زینب کی بات سن کر ساتھ بیٹھے شایان نے حیرت سے گردن گھما کر اپنی ماں کے چہرے کو دیکھا۔اس نے زینب کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ لی مگر اس مسکراہٹ کی وجہ نہیں جان پایا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے بھی رشتہ لانے میں پہل آپ لوگوں نے کی تھی۔آپ لوگوں نے خود پیغام بھجوایا تھا"

"کیا مطلب؟" اشفاق نے ناسمجھی سے زینب کو دیکھا۔

"کیا آپ کو نہیں پتہ کہ نوال بھابھی خود رشتہ لے کر میرے پاس آئی تھیں۔"

زینب کی بات سن کر اس دفعہ اشفاق نے حیرانگی سے نوال کا چہرہ دیکھا۔نوال کے چہرے کا رنگ اتر چکا تھا۔اپنی طرف اشفاق کو دیکھتا پا کر نوال نے نظریں چرائی۔ اشفاق کو اپنا جواب مل گیا۔شایان، نمرہ، عیسیٰ اور جائی یا نہ ہونقوں کی طرح ڈرائنگ روم میں موجود اپنے تینوں بڑوں کو دیکھ رہے تھے۔اب ماحول مکمل طور پر تناؤ کا شکار ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یا نہ دور سے بیٹھی اشفاق کی سختی سے بھینچی مٹھیاں دیکھ سکتی تھی۔

"بھابھی کل میرے پاس خود آئی تھیں اور مجھ سے شایان اور عالیہ کے رشتے کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ بھی راضی ہے لیکن شاید بھابھی نے آپ کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔"

زینب نے لوہا گرم دیکھ کر ضرب ماری۔ وہ کمال مہارت سے بات کو اپنی مرضی کا رنگ دے رہی تھیں۔ حالانکہ نوال نے صاف الفاظ میں زینب کو بتایا تھا کہ انہوں نے اشفاق کو یہ بات نہیں بتائی ہے اور زینب کو تاکید بھی کی تھی کہ اس بات کا ذکر اشفاق کے سامنے ہرگز نہ کرے لیکن اس وقت معاملہ اولاد کا تھا۔

"گھر میں سب سے زیادہ اہمیت گھر کے سربراہ کی ہوتی ہے اور آپ اس گھر کے سربراہ ہے۔ سربراہ کے حکم کے بغیر تو گھر کے باقی افراد کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔ لیکن آپ کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے کہ آپ تو اپنے گھر سے بے خبر ہے۔ گھر میں کیا چل رہا ہے آپ کو تو کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔"

"اپنی طرف سے غلط اندازے مت لگاؤ زینب، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ نوال سے میں نے خود کہا تھا کہ وہ تمہارے پاس عالیہ کا رشتہ لے کر جائیں۔ شایان یتیم بچہ ہے اور اس کے بارے میں میں نے ہی سوچا تھا۔ آخر کو میں اپنے خاندان کا بڑا ہوں۔ یہ سوال تو میں نے بس یہ جاننے کے لیے کیا تھا کہ شایان میری بیٹی کو کتنا خوش رکھے گا۔ تم پتہ نہیں بات کو کہاں سے کہاں لے گئی۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے اپنا بھرم قائم رکھنا چاہا۔ وہ اس وقت زینب کو جھڑک دینا چاہتے تھے مگر زینب کے ساتھ اس کا جوان بیٹا بیٹھا تھا۔ وہ کم از کم ایسی کوئی حرکت کر کے خود کو ذلیل نہیں کروانا چاہتے تھے۔

"اچھا! بہت اچھی بات ہے کہ میرے اندازے غلط ہیں اور جہاں تک بات عالیہ کی خوشی کی ہے تو یقین مانیں عالیہ کو میرے گھر کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہو گی۔ ہم عالیہ کو ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھیں گے۔" زینب نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔ پھر بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کو تو رشتے سے کوئی انکار نہیں ہو گا کیونکہ رشتہ تو آپ لوگوں نے بھجوایا تھا ہے نا!" زینب نے رک کر اشفاق کا چہرہ دیکھا جنھوں نے اپنے لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔

"ہاں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" اشفاق نے ضبط سے کہا۔

"تو ایسا کریں آپ عالیہ کو بلوا دیں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں آج ہی منگنی کی رسم کر لوں۔" ان کی بات سن کر کمرے میں بیٹھے تمام نفوس کو ایک دفعہ پھر جھٹکا لگا۔

"اتنی جلدی؟" اشفاق نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے سر کو خم دیا اور کہا "جب مجھے اور آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو رسم کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ یاد ہے بھابھی جب میری بات پکی ہوئی تھی تو

لڑکے والوں نے بھی اسی وقت میری منگنی کر دی۔مریم چچی نے تو نہیں منع نہیں کیا تھا بلکہ خوشی خوشی راضی ہو گئی تھیں۔"

زینب کی بات سن کر نوال نے اشفاق کی طرف دیکھ کر اجازت مانگنا چاہی۔اشفاق نے جواب میں رخ موڑ لیا جیسے کہہ رہے ہو"ساری باتیں اپنی مرضی سے کرلی ہے تو یہ بھی کرلیں۔"

نوال نے جائی یا نہ کو دیکھا جو ان کے اشارے کی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ جائی یانہ! جا کر عالیہ کو بلا آؤ۔" جائی یانہ اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اسے یہ فکر بھی تھی کہ اگر عالیہ نے آنے سے انکار کر دیا تو کیا ہو گا۔ بابا پہلے ہی اماں سے ناراض ہے ایسا نہ ہو آپی کوئی بدمزگی کریں تو بابا مزید غصہ ہو جائیں۔

جائی یانہ جانے لگی تو نمرہ نے اسے روکا۔

"رکو جائی یانہ!" نمرہ اپنی جگہ کھڑی ہو گئی۔"میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ جائی یانہ کے ساتھ چل دی۔

****

جائی یانہ اور نمرہ عالیہ کے کمرے کے باہر کھڑی تھیں۔ جائی یانہ نے سامنے موجود بند دروازے کو کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ جائی یانہ نے نمرہ کو دیکھا جس کی نظریں جائی یانہ پر ہی مرکوز تھیں۔

جائی یانہ کو اب موقع کی نزاکت معلوم ہوئی۔ نمرہ عالیہ کی ہونے والی نند تھی۔ اس کے سامنے عالیہ کا ایسا ردعمل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے دل ہی دل میں دعائیں مانگتے ہوئے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ جائی یانہ کے پاس کھڑی نمرہ نے اندر موجود شخص کو آواز دی۔

"عالیہ دروازہ کھولو!"

جائی یانہ نے کمرے کے اندر سے قدموں کی آہٹ سنی۔ پھر یکدم دروازہ کھلا۔ جائی یانہ نے جب اندر موجود نفوس کی حالت دیکھی تو حیران رہ گئی۔

سنہری آنکھوں والی لڑکی نے سرمئی رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔ جوڑا تھوڑا سا کامدار تھا لیکن موقع کے لحاظ سے اچھا لگ رہا تھا۔ کندھے پر گلابی رنگ کا نیٹ کا ڈوپٹہ تھا۔ بھورے رنگ کے بالوں کو سیدھی مانگ نکال کر پیچھے کیا ہوا تھا۔ بال پیچھے ہونے کی وجہ سے کانوں میں سفید رنگ کے ٹاپس مزید نمایاں ہو رہے تھے۔

ہلکا سا میک اَپ چہرے کو مزید چمکا رہا تھا۔ وہ نیچے جانے کے لیے تیار تھی۔ عالیہ جو عام سے حلیے میں بھی خوبصورت لگتی تھی آج قیامت ڈھا رہی تھی۔

جائی یانہ کو بلکل بھی امید نہیں تھی کہ عالیہ اتنا تیار ہو جائے گی۔ اسے تو لگ رہا تھا کہ عالیہ کوئی سادہ سا سوٹ پہن کر پھپھو کے سامنے جائے گی۔ لیکن عالیہ کی تیاری کہیں سے یہ نہیں بتا رہی تھی کہ وہ اس رشتے سے ناخوش ہے۔

نمرہ اور جائی یانہ اسے دیکھتی ہی رہتی اگر عالیہ خود ان دونوں کا تسلسل نہ توڑتی۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں نے اگر میرا ایکسرے کر لیا ہو تو اب مجھے گزرنے کا راستہ دو گے!"

عالیہ کی بات سن کر جائی یانہ اور نمرہ یکدم پیچھے ہٹی۔ عالیہ ان دونوں کو پیچھے چھوڑتی آگے چل دی۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل دیے۔

****

عزاہ کی آنکھ کھلی تو چند پل کے لیے وہ وقت کا تعین نہیں کر پائی۔ اسے اپنا جسم بھٹی میں سلگتا محسوس ہوا۔ عزاہ اپنے بستر پر سے اٹھنے لگی تو اس کے جسم سے درد کی ٹیسیں اٹھی۔ اس نے ایک نظر اپنے کمرے کو غور سے دیکھا۔ اس کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے پاس رکھے لیمپ کو جلایا تو کمرہ دیکھنے کے قابل ہوا۔ اس نے سر اٹھا کر دیوار پر لگی وال کلاک پر جھانکا تو ابھی بس آٹھ بج رہے تھے۔ وہ پانچ بجے بستر پر لیٹی تھی۔ اسے سوتے ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔

عزاہ کا حلق سوکھ کر کانٹا ہو رہا تھا۔اس نے پاس رکھے جگ کو اٹھایا تو وہ اسے بہت ہلکا لگا۔اس نے جب غور کیا تو اس میں پانی ختم ہو چکا تھا۔عزاہ کو بے اختیار جھنجھلاہٹ ہوئی۔

وہ اٹھ کر کچن سے پانی لینے کے لیے جانے لگی تھی کہ اچانک اسے یاد آیا آج پھپھو نے آنا تھا۔اس نے ایک بار پھر گھڑی پر دیکھا جو بتا بتا کر تھک گئی کہ آٹھ بج چکے ہے۔پھپھو یقیناً ابھی موجود ہو گی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ تذبذب کا شکار ہو گئی کہ آیا وہ جائے کہ نہیں۔ نیچے جانے پر اسے پھپھو اور شایان کا سامنا کرنا پڑے گا مگر اسے ناقابل برداشت پیاس لگ رہی تھی۔ اسے جانا ہی پڑے گا۔

عزاہ بستر پر سے اٹھی اور آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ اپنا حلیہ کچھ سہی کیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

عالیہ نے جب اپنا پہلا قدم ڈرائنگ روم میں ڈالا تو سب سے پہلی نظر شایان کی اس پر پڑی تھی۔ شایان ابھی اشفاق کو کاروبار کے سلسلے میں کچھ بتا رہا تھا جسے اشفاق

انتہائی بے دلی سے سن رہے تھے۔ جیسے ہی اس کی نظر عالیہ کے وجود پر پڑی وہ یکدم چپ ہو گیا۔ اسے یاد ہی نہیں رہا کہ ابھی وہ کیا بول رہا تھا۔ شایان کے لیے اب سب کچھ بے معنی ہو گیا تھا۔

ڈرائنگ روم میں موجود باقی نفوس نے جب شایان کی نظروں کا تعاقب کیا تو ان سب کی نظریں بھی عالیہ کی طرف رکی۔

عالیہ باعتماد انداز میں قدم اٹھاتی آ رہی تھی۔ اس کے کچھ پیچھے جائی یانہ اور نمرہ بھی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

عالیہ میز کے بلکل آگے کھڑی ہو گئی اور زینب کو سلام کیا۔

"السلام علیکم، پھپھو!"

زینب اس کا سلام سن کر مسکرائی اور جواب دیا۔

"وعلیکم السلام، بیٹا۔" پھر زینب بالکل درمیان میں بیٹھ گئی اور اسے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔

"عالیہ، ادھر آکر بیٹھو۔"

عالیہ بلکل آرام سے بیٹھ گئی۔ وہ تینوں صوفے پر کچھ اس طرح بیٹھے تھے کہ ایک طرف عالیہ تھی اور دوسری طرف شایان اور ان دونوں کے درمیان میں زینب۔

شایان ابھی تک مبہوت تھا۔ کیا اس نے کبھی عالیہ سے زیادہ خوبصورت انسان دنیا میں دیکھا تھا۔ شاید نہیں!

شایان کے لیے عالیہ سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ اس کے بہت پاس بیٹھی تھی۔ صد شکر کہ درمیان میں زینب تھی ورنہ آج اسے اپنی موت یقینی لگتی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ شایان کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر پا رہی تھی مگر اس نے نظر انداز کر دیا۔

ان دونوں کے خیالوں کو چھوڑ کر زینب کی طرف آئیں تو انہوں نے اپنے ہاتھ میں پہنی ایک انگوٹھی نکالی۔ان کی نظر بے ساختہ شایان کے چہرے پر گئی جو زینب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر مسکرایا تھا۔شایان کو مسکراتا دیکھ کر زینب بھی مسکرا دیں۔ انہوں نے اپنی انگوٹھی عالیہ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں ڈال دی۔

شایان کی آنکھیں زینب کے ہاتھ میں موجود عالیہ کے ہاتھ پر گئی۔روئی جیسے سفید ہاتھوں پر ہلکے گلابی رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی۔اس پر گولڈن کلر کی انگوٹھی مزید دمک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

شایان کے ذہن میں یہ حسین خوبصورت ہاتھ ہمیشہ کے لیے حفظ ہو گئے۔ان حسین ہاتھوں کے صدقے شایان اپنی جان بھی وار سکتا تھا۔

یک دم شایان کو کسی کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس ہوئی اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔شایان اسے اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ اس لمحے کو کھل کر جینے لگا۔

زینب نے عالیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔

"اب سے تم میرے شایان کی امانت ہو۔انشاءاللہ ہم بہت جلد اپنی امانت کو یہاں سے لے جائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

آخری بات انہوں نے اشفاق اور نوال کو دیکھ کر کی تھی۔

نوال نے مسکرانے کی کوشش کی جبکہ اشفاق سنجیدہ چہرہ لیے زینب کی کاروائی دیکھتے رہے۔

زینب کے چہرے کا رخ اب جائی یانہ کی جانب مڑا۔

"جاؤ جائی یانہ! میں جو میٹھائی لے کر آئی ہوں، وہ لے کر آؤ۔ میں خود سب کا منہ میٹھا کرواؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر کو خم دیا اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد جب وہ آئی تو اس کے ہاتھ میں پلیٹ تھی جس میں مختلف قسم کی مٹھائیاں رکھی ہوئی تھی۔زینب نے مٹھائی کی پلیٹ لینے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو جائی یانہ نے پلیٹ ان کے سامنے کر دی۔جیسے ہی زینب نے پلیٹ تھامی جائی یانہ نے فوراً گلاب جامن اٹھالیا۔جائی یانہ کی یہ حرکت دیکھ کر نوال کا خون کھول گیا۔

دوسری طرف زینب اس کی یہ حرکت دیکھ کر مسکرائیننن

جائی یانہ نوال کی قہر آلود نظریں دیکھ چکی تھی مگر وہ کیا کرتی۔جائی یانہ کے لیے مٹھائی محبت تھی اور گلاب جامن عشق تھا۔جب سے میٹھائی کی ٹوکری کچن میں رکھی گئی تھی تب سے جائی یانہ کچن میں کسی نہ کسی بہانے سے جا کر گلاب جامن نکال کر کھا رہی تھی اور یہ اس کا پانچواں گلاب جامن تھا جسے وہ محبت پاش نظروں سے دیکھتی کھا رہی تھی۔

جائی یانہ اور اس کے گلاب جامن کی عاشقی سے نظریں ہٹا کر زینب کی طرف آؤ تو وہ ابھی عالیہ کا منہ میٹھا کروا رہی تھی۔ عالیہ نے جیسے ہی میٹھائی کا ٹکڑا منہ میں لیا تو اس کو میٹھائی کڑوی لگی۔ اسے میٹھائی اتنی کڑوی لگی کہ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

پھر زینب نے میٹھائی کا ٹکڑا شایان کے منہ میں ڈالا۔ اسے میٹھائی ضرورت سے زیادہ میٹھی لگی لیکن مٹھاس کی زیادتی اسے بری نہیں اچھی لگی۔ بہت زیادہ اچھی۔

اس کے بعد زینب اشفاق کے پاس آئیں۔ اشفاق نے بیٹھے ہوئے اپنے سامنے کھڑی زینب کو دیکھا۔ ماہ و سال کا فرق درمیان سے ہٹ گیا۔ ان دونوں بہن بھائیوں کا تعلق ویسا ہی تھا جیسا بچپن میں تھا۔ ایک سرد جنگ جیسا!

www.novelsclubb.com

"بیٹی کی منگنی مبارک ہو بھائی!" زینب نے کھوئے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"تم اپنے فیصلے پر بہت پچھتاؤ گی!"

اشفاق نے دبے دبے غصے میں زینب کو تنبیہ کی۔ان کی آواز اس قدر پست تھی کہ خود ان کے کانوں میں بھی نہیں پڑی تھی لیکن زینب کو وہ آواز کمرے میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔وہ اشفاق کی طرف دیکھتے ہوئے زخمی سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"انسان اگر خود کچھ غلط کر کے پچھتائے تو اس کی سزا کچھ کم لگتی ہے لیکن اگر انسان کچھ کیے بنا سالوں سزا جھیلے تو ہر دن ایک صدی کے برابر لگتا ہے۔آپ کے معاملے میں، میں اس دفعہ کچھ کر کے پچھتا لینا چاہتی ہوں!"

یہ کہہ کر اس نے مٹھائی والا ہاتھ آگے بڑھایا۔ایک پل کو اشفاق کا دل چاہا کہ اپنے انتقام اور بھرم کو ایک طرف رکھ کر زینب کو ابھی اسی وقت رشتے سے انکار کر دیں مگر ان کی انا کو یہ سب کہاں گوارہ تھا۔اشفاق نے خاموشی سے میٹھائی منہ میں ڈالی اور نظریں پھیر لیں۔زینب سر جھٹک نوال کی طرف بڑھیں۔نوال نے بھی میٹھائی خاموشی سے کھالی۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ اور نمرہ کو بھی میٹھائی کھلا دی گئی۔ڈرائنگ روم میں چونکہ بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی تھی تو جائی یانہ نے نمرہ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا تھا اور خود نمرہ کے صوفے کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

نمرہ کو میٹھائی کھلا کر جب زینب پلٹنے لگیں تو جائی یانہ نے زینب کو آواز دی۔

"پھپھو! خدا کی قسم مجھے بھی شایان بھائی اور عالیہ آپی کے رشتے کی بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب کو جائی یانہ کی بات سمجھنے میں بس ایک لمحہ لگا وہ مڑیں اور ایک پورا کا پورا گلاب جامن جائی کے منہ میں ٹھونس دیا۔ساتھ میں اس کے سر پر ہلکی سی چپت ماری۔

"سدھر جاؤ"

"مشکل ہے!"

جائی یانہ نے گلاب جامن کو چباتے ہوئے مشکل سے کہا۔آج کی تاریخ میں اس نے چھ گلاب جامن تو کھا لیے تھے۔اب رات تک نہ جانے کتنے گلاب جامن اڑائے جانے تھے۔

www.novelsclubb.com

زینب کو اچانک عزاہ کا خیال آیا وہ لوگ جب سے آئے تھے انہوں نے عزاہ کو نہیں دیکھا تھا۔

"بھابھی! عزاہ کہاں ہے، ہم جب سے آئیں ہیں ایک دفعہ بھی دکھائی نہیں دی۔"

"عزاہ کو بہت تیز بخار ہو رہا تھا۔ وہ دوائی لے کر سو رہی ہے۔" نوال کی بات سن کر زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم! موسم بھی آج کل خراب ہے۔" اس کے بعد وہ لوگ دوسری باتوں میں مشغول ہو گئے۔

****

کچھ دیر بعد شایان کے فون پر کال آئی۔کال اٹینڈ کرنے کے لیے اس نے سب سے معزرت کی اور باہر لان میں چلا گیا۔

لان میں کھڑے ہو کر اس نے کال اٹینڈ کی مگر سامنے سے کوئی جواب نہیں آیا۔ تقریباً دو منٹ تک دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر شایان نے کال کو رانگ کال سمجھ کر کاٹ دی۔وہ دوبارہ گھر میں داخل ہوا تو اچانک جائی یا نہ شایان کے پاس آئی اور دھیمی آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"شایان بھائی آپ میرے ساتھ اوپر چلے گے؟"

"کیوں؟"شایان کی ایک ابرو اوپر کو اٹھی۔

"میں آپ کو راستے میں سب بتادوں گی مگر ابھی آپ خاموشی سے میرے پیچھے آئے!"جائی یانہ نے عجلت میں کہا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شایان کو کھینچ کر اوپر لے جائے۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف شایان اس کی جلد بازی پر حیران ہوا تھا مگر جائی یانہ اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اوپر چل دی۔ شایان نے بھی اس کی تقلید کی۔ جیسے ہی شایان نے آخری زینے پر قدم رکھا جائی یانہ جو اس سے کچھ آگے تھی، رک گئی۔

جائی یانہ نے گردن کو قدرے جھکایا اور اپنا سیدھا ہاتھ اپنے منہ کے پاس لگا کر بڑے رازدارانہ انداز میں شایان کو اطلاع دی۔

"شایان بھائی! میں نے آپ کی اور عالیہ آپی کی ملاقات ارینج کی ہے۔"

"کیا؟؟" جائی یانہ نے شایان پر بم پھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! اب آپ آرام سے عالیہ آپی کے کمرے میں جائیں اور میں ادھر کھڑی نگرانی کر رہی ہوں اور پلیز تھوڑا جلدی آجایئے گا۔" شایان جائی یانہ کو بس دیکھتا رہا۔

جائی یانہ اسے یوں دیکھتا پا کر تھوڑے تیز لہجے میں بولی۔

"اب آپ جائیں گے یا ابھی آپ نے بابا کے آنے کا انتظار کرنا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا جا رہا ہوں!" شایان نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔ شایان عالیہ کے کمرے کے سامنے کھڑا ہو گیا جو آدھا ڈھلا ہوا تھا۔ وہ بے اختیار نروس ہوا۔ زندگی میں پہلی بار اس کے ساتھ کچھ ایسا ہو رہا تھا۔ ماشاءاللہ سے وہ ایک شریف

انسان تھا۔اس طرح اپنی منگیتر کے کمرے میں جانے میں اسے جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔جائی یانہ نے اسے عجیب مخمصے میں ڈال دیا تھا۔

اسے دروازے کے سامنے کھڑا دیکھ کر جائی یانہ اس کے پاس آئی اور پوچھا۔

"آپ اندر کیوں نہیں جا رہے ہے؟"

"میں کیا بات کروں گا عالیہ سے۔"

"یہ بھی اب میں بتاؤں گی آپ کو"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"رہنے دیں آپ سے نہیں ہو گا، جائیں آپ نیچے جا کر بڑوں کی باتوں مستفید ہو اور ان کی دعائیں لیں۔"

یہ کہہ کر جائی یانہ جانے لگی تو شایان نے اسے روکا۔

"اوکے میں جا رہا ہوں" جائی یانہ مڑی اور تھمبز اپ کیا۔

www.novelsclubb.com

"بیسٹ آف لک!"

شایان نے دوبارہ کمرے کا دروازہ دیکھا۔اس نے ایک لمبی سانس خارج کی اور دروازہ کھول دیا۔

****

شایان نے دروازہ کھولا اور اندر آیا۔اس کے سامنے نمرہ کھڑی تھی۔کمرے میں عالیہ موجود نہیں تھی۔نمرہ کی دروازے کی جانب پشت تھی۔وہ کسی سے کال پر بات کر رہی تھی اور باتوں میں اتنا مگن تھی کہ وہ شایان کی کمرے میں موجودگی کو محسوس نہیں کر پائی۔

www.novelsclubb.com

شایان نمرہ کو آواز دینے لگا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں نمرہ کی آواز گونجی۔

"شاہنواز! آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہے!"نمرہ بڑی بے تکلفی سے کھلکھلا کر ہنسی۔

شایان کا دماغ نمرہ کے منہ سے ایک مردانہ نام سن کر گھوم گیا۔اس کی بہن ایک غیر آدمی سے یوں بے تکلفی سے بات کر رہی تھی۔شایان کے اندر غیرت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔

شایان چیل کی طرح نمرہ پر جھپٹا۔اس نے نمرہ کی کلائی پکڑی اور اس کے ہاتھ سے فون کھینچا۔کال کٹ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

شایان نے ایک ہاتھ سے نمرہ کی کلائی کو پکڑے رکھا اور دوسرے سے نمرہ کے فون کی کال ہسٹری پر آیا۔ کچھ دیر پہلے ایک نمبر پر کال کی گئی تھی جس کو ریما کے نام سے محفوظ کیا گیا تھا۔

شایان کا شک یقین میں بدل گیا۔

"یہ کون شاہنواز ہے جس کا نام تم نے ریما کے نام سے محفوظ کیا ہوا ہے؟" شایان کی نمرہ کی کلائی پر گرفت مضبوط ہو گئی۔ نمرہ کے درد کی شدت سے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔بتاؤ کون ہے شاہنواز ؟" شایان کی قہر برساتی آنکھیں نمرہ کے چہرے کا رنگ سفید کیے جا رہی تھی۔

"میں بتاتی ہوں شاہنواز کون ہے؟"

زوردار آواز سے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور عالیہ غصے سے باہر نکل کر ان دونوں کی جانب بڑھی۔اس نے نمرہ کی کلائی کو شایان کے مضبوط ہاتھوں سے چھڑایا اور نمرہ کو اپنے پاس لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"شاہنواز اور ریما ہمارے کلاس فیلوز ہیں۔ریما اور شاہنواز کزنز ہیں اور پچھلے سمیسٹر میں ان دونوں کی شادی ہو گئی تھی۔ریما میری اور نمرہ کی دوست ہے۔اس لیے

ہماری اکثر شاہنواز سے بھی بات ہو جاتی ہے۔ شاہنواز اور ہمارا تعلق بالکل بہن بھائیوں جیسا ہے بالکل بہن بھائیوں جیسا!" عالیہ نے "بہن بھائیوں" پر زور دیا۔"

ابھی بھی ریما اور شاہنواز مجھے نمرہ کے فون سے منگنی کی مبارک باد دے رہے تھے۔ میں نے جب ان دونوں سے بات کر لی تو میں نے نمرہ کو فون واپس پکڑا دیا اور واش روم چلی گئی۔ اس دوران شاہنواز اور ریما نمرہ سے باتیں کرتے رہے۔ اب میں نہیں جانتی ہوں کہ آپ نے ایسی کونسی بات سن لی ہے جو آپ کی سو کالڈ غیرت جوش میں آگئی۔ کچھ اور سننا چاہتے ہے آپ؟"

عالیہ نے نمرہ کی کلائی کو سہلاتے ہوئے پوچھا جو سرخ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف شایان کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔اس کو بے اختیار خفت محسوس ہوئی۔اس نے جذبات میں آکر پتہ نہیں کیا کر ڈالا تھا۔شایان ایک لفظ بولے بغیر باہر چلا گیا۔

جائی یانہ نے جب شایان کو دیکھا تو شرارتی مسکراہٹ لیے اس کے پاس پہنچی مگر شایان کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔جائی یانہ کو سیکنڈ میں معلوم ہو گیا کہ اندر کوئی خوشگوار گفتگو نہیں ہوئی ہے۔

"کیا ہوا شایان بھائی؟" جائی یانہ نے اس سے پوچھا مگر شایان نے کوئی جواب نہیں دیا اور تیزی سے جاتا ہوا سیڑھیوں کے زینے اترنے لگا۔جائی یانہ اپنی جگہ کھڑی رہ گئی۔آخر اندر ایسا کیا ہوا تھا کہ شایان بھائی کا موڈ اتنا خراب تھا۔اس کو خیال آیا کیوں نا اندر جا کر وہ عالیہ سے اس متعلق بات کرے لیکن اگر شایان بھائی کا موڈ خراب

ہے تو یقیناً عالیہ آپی کا بھی خراب ہو گا اور اندر نمرہ بھی موجود ہے۔ عالیہ آپی سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ نمرہ کا لحاظ کیے بغیر اس کی بے عزتی کر دیں۔ اس لیے ابھی اس کا اندر نہ جانا ہی بہتر تھا۔

****

کچھ لمحات بعد اگر اشفاق کے ڈائننگ ہال میں آؤ تو وہ بھرا ہوا تھا۔ سب کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ شایان سر جھکائے خاموشی سے کھا رہا تھا۔ اس نے جو بھی کیا تھا برا کیا تھا۔ آخر اس نے اپنی بہن پر شک کیسے کر لیا۔ اوپر سے عالیہ کے سامنے اس کا امیج بھی برا بن گیا ہو گا۔ وہ سخت شرمندہ تھا۔

دوسری طرف نمرہ کو دیکھ کر بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زبردستی کھانا کھا رہی ہو۔ نوال بار بار اسے صحیح سے کھانا کھانے کی تاکید کر رہی تھی جس کا وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دے رہی تھی۔

ڈائننگ ٹیبل پر عالیہ، عزاہ اور جائی یانہ کے سوا سب موجود تھے۔ عالیہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ وہ خود نیچے آئی تھی نہ کسی نے اسے بلایا تھا کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے اس کی منگنی ہوئی تھی اور اب وہ یوں اپنے سسرال والوں کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے نوال اور اشفاق کو بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ ڈائننگ ہال میں موجود ہر ایک شخص کی پلیٹ اور ڈشوں کا خیال رکھ رہی تھی۔ جس ڈش میں اسے لگتا کہ کھانا ڈالنے کی ضرورت ہے وہ اسے کچن سے دوبارہ بھر کر رکھ دیتی۔ جائی یانہ اور نسرین اسی کام میں مشغول تھے۔

****

عزاہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔اس کا چہرہ بخار کی شدت سے لال ہو رہا تھا لیکن اسے ابھی اپنے بخار کی پروا نہیں تھی۔ابھی اسے کچھ دیر پہلے دیکھا جانے والا منظر اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔

وقت کو کچھ دیر کے لیے روک کر ہم اس منظر میں جاتے ہیں جب عزاہ پانی پینے کے لیے کچن میں گئی تھی۔پانی پی لینے کے بعد وہ واپس اوپر جانے لگی تو اس کی نگاہیں ڈرائنگ روم میں جا ٹھہریں۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کب سے کمرے میں تھی۔ عزاہ کو پھپھو سے بغیر ملے چلے جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ پھپھو بھی کیا سوچیں گی اس کے بارے میں کہ وہ ان سے ملنے آئی ہی نہیں۔

عزاہ سلام کرنے کی غرض سے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھنے لگی تو سامنے موجود منظر کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

زینب عالیہ کی انگلی میں انگوٹھی پہنا رہی تھی۔ عزاہ کی نظریں انگوٹھی پر ٹک گئی۔ وہ اس کی انگوٹھی تھی جو کسی اور کے ہاتھ میں پہنائی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ ہونقوں کی طرح یہ منظر دیکھ رہی تھی۔اس سے وہ چھینا جارہا تھا جس کی اس نے ہمیشہ خواہش کی تھی۔عزاہ کی نظریں شایان پر گئیں تو شایان کے تاثرات دیکھ کر اس کے اعصاب شل پڑنے لگے۔

شایان عالیہ کو دیکھ رہا تھا اور دیکھے جارہا تھا۔بہت غور اور توجہ سے۔

اس کی نظروں میں جو تاثر تھا۔عزاہ کو دور کھڑے ہونے کے باوجود معلوم تھا وہ کیا تھا۔اس تاثر کو دنیا نے محبت کا نام دیا ہوا تھا۔عزاہ نے بھی اسے محبت کا نام دے دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے صوفے پر بیٹھی سرمئی لباس پہنے سراپے پر نظر ڈالی۔اسے اس نفوس کا نام ذہن پر ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملا تھا بس ذہن اسے شایان کی محبت کا لقب دے رہا

تھا۔وہ بس ایک نظر عالیہ کو دیکھ پائی۔شایان کو دیکھ لینے کے بعد اب اس کے لیے باقی سب بے معنی تھے۔اس کی نظروں نے دوبارہ شایان کے گرد طواف کیا۔

اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ عزاہ شایان کو دیکھ رہی تھی،شایان عالیہ کو اور عالیہ ان سب سے بے پرواہ اپنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی نظروں کا تسلسل جانے کب تک قائم رہتا اگر شایان کو عزاہ کی نظریں محسوس نہ ہوتی۔

www.novelsclubb.com

شایان نے جیسے ہی گردن گھمائی عزاہ فوراً سے پیچھے ہوئی۔ پھپھو نے جائی یا نہ کو میٹھائی لانے کا کہا۔ پھپھو کی بات سن کر عزاہ فوراً لاؤنج میں بھاگ گئی۔

لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ کسی کو لائٹ چلانے کا خیال نہیں آیا تھا۔ عزاہ دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔ عزاہ نے قدموں کی آہٹ سے جائی یانہ کو کچن کی طرف جاتے سنا۔ پھر کچھ دیر بعد جائی یانہ کو واپس ڈرائنگ روم کی جانب جاتے سنا۔

جائی یانہ کے قدموں کی آہٹ جب بلکل مدھم ہو گئی تو عزاہ لاؤنج کے دروازے سے نکلی اور آہستہ آہستہ سیڑھیوں کی جانب جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

پھپھو شاید اب سب کو میٹھائی کھلا رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ زینوں پر چڑھ رہی تھی کہ اچانک ڈرائنگ روم سے پھپھو کی آواز آئی۔ وہ اس کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

ان لوگوں کو آئے پتہ نہیں کتنا وقت گزر چکا تھا اور انہیں ابھی تک عزاہ یاد نہیں آئی تھی۔ پھپھو کے لیے وہ اتنی غیر اہم تھی کہ اتنی دیر بعد اس کے بارے میں پوچھا تھا اور وہ بھی سرسری سا۔

عزاہ کا دل مزید خراب ہوا۔ جن لوگوں کو وہ اپنا سب کچھ مانتی تھی ان کے نزدیک اس کی ذرا سی بھی اہمیت نہیں تھی۔ عزاہ کے قدم کچھ اور آہستہ ہو گئے۔

منظر ابھر کر ڈوب گیا اور عزاہ اپنے حال میں واپس آگئی۔اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا کیونکہ ابھی سب عالیہ کی خوشیوں کا جشن منا رہے تھے اور اسے اپنے دکھوں کا ماتم تنہا منانا تھا۔

****

نو بجے کے قریب زینب اور اس کے بچے اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔ان کی گاڑی خاموشی سے واپسی کا سفر طے کر رہی تھی۔شایان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ زینب فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی جبکہ نمرہ پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

زینب کو ان دونوں کا اترا ہوا چہرہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم دونوں کے درمیان کوئی بات ہوئی ہیں؟" زینب نے ان دونوں کا چہرہ غور سے دیکھا۔

"نہیں!" شایان نے نفی میں جواب دیا اور نمرہ نے جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھا وہ ونڈو سے باہر کی جانب دیکھتی رہی۔

"اگر کچھ نہیں ہوا ہے تو تم دونوں کے چہرے خوشی کے موقع پر اتنے اداس کیوں ہیں؟" زینب نے سیدھا اپنے مطلب کا سوال کیا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" شایان نے ایک زبردستی مسکراہٹ سجائی۔

www.novelsclubb.com

"جی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے اور انسان کو اپنی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ اکثر یہ بھی بھول جاتے ہے کہ اس کے سامنے کون ہے اور اس کا مقابل سے کیا رشتہ ہے۔" زینب نمرہ کی بات سمجھ نہیں پائی مگر شایان اس کے طنز کو بخوبی محسوس کر گیا۔

"تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے؟" زینب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"رہنے دیں" یہ کہہ کر نمرہ دوبارہ خاموش ہو گئی۔

"ایک تو یہ بچے ہر وقت منہ بنائے رکھتے ہیں۔" زینب منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یانہ مہمانوں کے جانے کے بعد کچن میں موجود بچے ہوئے مال غنیمت پر اپنا ہاتھ صاف کر رہی تھی۔وہ کچن میں رکھی کرسی پر بے دھم بیٹھی تھی۔اس کا دوپٹہ دوسری کرسی پر لٹک رہا تھا۔

اس نے بریانی کی ٹرے اٹھالی اور اس کے اوپر سالن ڈال کر چمچ کی مدد سے مکس کرتے ہوئے کھانے لگی۔نوال اس وقت اشفاق کی ڈانٹ سن رہی تھیں جو کہ ایک آدھ گھنٹے سے پہلے ختم نہیں ہونی تھی۔اس لیے وہ جنگلیوں کی طرح کھا رہی تھی۔

اگر نوال اسے یوں کھاتا دیکھ لیتیں تو اسے شک نہیں بلکہ یقین تھا کہ وہ آج کی رات فٹ پاتھ پر گزارتی۔اب وہ اپنی ماں کو کیسے سمجھائے جو مزہ یوں کھانے میں ہے وہ تمیز اور ادب سے کھانے میں کہاں۔

وہ ابھی بریانی کھا رہی تھی کہ اچانک عیسیٰ کچن کے دروازے سے نمودار ہوا۔جائی یانہ اس کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔یہی حالت عیسیٰ کی تھی۔وہ پانی پینے کی غرض سے کچن میں آیا تھا مگر جائی یانہ کو یوں کھاتا دیکھ کر آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔جائی یانہ کے منہ پر چاول کے چند دانے اور چکنائی لگی ہوئی تھی اور باقی کا حلیہ بھی ابتر تھا۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے سر جھٹکا اور فریج سے بوتل نکال کر پانی پینے لگا۔جائی یانہ نے عیسیٰ کی پشت کو گھورا پھر کندھے اچکا کر دوبارہ کھانے میں مشغول ہو گئی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو کہ سامنے والا اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عیسیٰ پانی پینے کے بعد جانے لگا تو ایک نظر جائی یانہ کو دوبارہ دیکھا۔وہ چاہنے کے باوجود جائی یانہ کو ٹوکنے سے خود کو روک نہ پایا۔

"تم کھانا پلیٹ میں نکال کر آرام سے کھا سکتی ہو!"

جائی یانہ نے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"کھا تو سکتی ہوں لیکن کیا آپ بھول گئے ہے آپ نے خود ہمیں پینیڈو کہا تھا اور پینیڈو لوگ تو ایسے ہی کھاتے ہیں۔آپ کو کوئی مسئلہ ؟!"

جائی یانہ نے مزے سے کہا اور چاولوں سے بھرا ہوا چمچہ منہ میں ڈالا۔ یکدم بریانی میں لذت بڑھ گئی تھی۔ آہ اتنے دنوں بعد تو اسے بدلہ لینے کا موقع ملا تھا۔

دوسری طرف عیسیٰ کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جائی یانہ کو عیسیٰ کی اس کے گھر والوں کے متعلق رائے کا پتہ ہے۔ وہ اسے کچھ دیر تک دیکھتا رہا پھر جانے کی غرض سے مڑا تو جائی یانہ کی آواز دوبارہ بلند ہوئی۔

"اب پلیز ہانی خالہ سے اس بات کی شکایت نہ لگا دیجیے گا کہ ہم لوگ آپ کی جاسوسی کرتے ہیں۔ ہمیں ایسا کوئی شوق نہیں ہیں۔ جب عیسیٰ صاحب آپ اپنی چائے منگوا کر ہانی خالہ سے بات کر رہے تھے تو آپ کی آواز میرے کانوں میں پڑ گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

عیسیٰ کا چہرہ مزید سفید ہو گیا۔ عیسیٰ ام ہانی کو اسی بات کی شکایت لگانے جا رہا تھا کہ ان کی بہن کی بیٹیاں اس کی جاسوسی کر رہی ہیں۔

"پلیز! آئندہ کے بعد ذرا دھیمی آواز میں ہماری شکایت لگائیے گا۔ وہ کیا ہے کہ میری نظروں میں تو آپ گر چکے ہے ایسا نہ ہو کہ گھر کے کسی اور فرد کے سامنے آپ کا مقام گر جائے۔"

جائی یانہ نے اپنی بات کہہ دینے کے بعد بریانی کی ٹرے رکھی اور نان قورمہ کھانے لگی۔ عیسیٰ منٹ سے پہلے غائب ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی؟"

اشفاق کی دھاڑتی آواز پورے کمرے میں گونجی۔نوال جوان کے سامنے کھڑی تھی کچھ پیچھے ہوئی اور ایک نظر بند دروازے پر ڈالی۔انہیں ڈر تھا کہ کہیں ان کی آوازیں کمرے سے باہر نہ جا رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بس اپنی بچی کے مستقبل۔۔۔۔"اشفاق نے نوال کی بات کاٹی۔

"جی جی کہہ دیں کہ آپ اپنی بچی کی خوشیوں کی بھیک مانگنے گئی تھیں۔" اشفاق کی بات سن کر نوال نے گردن جھکا دی۔

اشفاق کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔ انہیں کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔

"آپ کو پتہ بھی ہے آپ نے مجھے آج کتنا زیادہ ذلیل کروایا ہے؟" اشفاق نے ملامتی انداز میں کہا۔ نوال نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اشفاق کو جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ اشفاق جس کی گردن کسی کے سامنے جھکی نہیں تھی۔وہ آج ایک ایسی منحوس عورت کے سامنے جھکی جو اپنے آس پاس رہنے والے ہر شخص کو نگل جاتی ہے۔"
اشفاق کا چہرہ ہتک سے لال ہو رہا تھا۔وہ بنا پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے۔

نوال نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن کچھ کہہ نہ پائی۔وہ کیا کہہ سکتی تھی ان دونوں بہن بھائی کے درمیان یہ کشیدگی ہمیشہ سے تھی۔نوال ان دونوں بہن بھائی کے درمیان میں کیوں بولتی۔اشفاق بیڈ پر بیٹھ گئے۔

"آپ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا!"اشفاق نے سختی سے گدے کو جکڑ دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اگر آپ اس رشتے سے خوش نہیں تھے تو انکار کر دیتے۔" نوال نے دھیمی آواز میں کہا۔

"میں انکار کر دیتا تاکہ وہ سمجھتی آپ مجھ سے پوچھے بغیر اتنے بڑے فیصلے کر لیتی ہیں۔ میری اوقات سب کے نزدیک دو کوڑی کی ہو جاتی۔" اشفاق نے غصے سے کہا۔ پھر وہ ایک دم رکے اور نوال کی طرف آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔

"اب آپ نے اسے یہ تو نہیں بتا دیا کہ آپ مجھ سے بنا پوچھے اتنا بڑا قدم اٹھا رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے یہ بات نہیں بتائی تھی!"

نوال نے چہرے کو نارمل رکھنا چاہا مگر ان کا جسم پسینے سے بھیگنے لگا تھا۔اگر اشفاق کو سچ پتہ چل جاتا تو ان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ نوال کو اس عمر میں تین لفظ ادا کر کے گھر سے باہر نکال دیتے۔

"آپ سچ کہہ رہی ہے؟"اشفاق نے ابھی بھی بڑے غور سے نوال کا جائزہ لیا۔

"ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں!"

www.novelsclubb.com

اشفاق کو اندر کہیں معلوم تھا کہ نوال جھوٹ بول رہی ہے مگر انہوں نے در گزر کر دیا۔نوال اب ان کا اعتبار توڑ چکی تھیں۔اب اگر وہ سچ بھی بول رہی تھیں تو انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

کچھ دیر اشفاق خاموش رہے تو نوال نے ہمت کر کے خود سوال کیا۔

"اب آپ کیا کریں گے؟"

"کس بارے میں؟"اشفاق نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ اور شایان کے بارے میں؟"نوال کی بات سن کر اشفاق نے ایک گہری سانس خارج کی۔

"ان دونوں کی منگنی ہو گئی ہے اور آپ اچھے سے جانتی ہے ہمارے ہاں منگنی کا ٹوٹنا کتنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔"

"تو آپ یہ رشتہ نہیں توڑے گے؟"

"نہیں!"اشفاق نے سر نفی میں ہلایا۔

نوال کو ان کا جواب سن کر کچھ اطمینان ہوا۔کم از کم یہ رشتہ کسی طرح بچ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"تم صحیح کہتی تھی، تمہارا بھائی واقعی میں ایک شکی انسان ہے۔"

عالیہ کے ہاتھ میں فون تھا اور وہ ادھر ادھر کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی۔ عالیہ اس وقت نمرہ سے بات کر رہی تھی۔ شایان کے عالیہ کے کمرے سے جانے کے بعد نمرہ جب تک عالیہ کے پاس تھی بس روتی رہی تھی۔ ان دونوں کی اس متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ نمرہ نے گھر پہنچنے کے بعد عالیہ کو کال کر دی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم میرے بھائی کے بارے میں اتنا برا مت سوچو۔انہیں بس ایک غلط فہمی ہوئی ہے۔" نمرہ نے کمزور لہجے میں شایان کی طرف داری کی۔عالیہ نے آنکھیں گھمائی۔

"تم ابھی بھی اپنے بھائی کی طرف داری کر رہی ہو۔آج میں نے اپنی آنکھوں سے تمہارے بھائی کا رویہ دیکھ لیا ہے۔پتہ نہیں اپنے گھر میں وہ تمہارے ساتھ کس طرح کا سلوک رکھتا ہو گا؟!"

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پاکر عالیہ اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"مجھے تمہاری بات مانی ہی نہیں چاہیے تھی۔ تمہاری بات مان کر میں نے منگنی کر تولی ہے لیکن اب میں شایان سے شادی نہیں کر سکتی۔ تمہارے ساتھ اس نے آج جو کیا ہے وہ اب میرے اس فیصلے پر مہر لگا چکا ہے۔"

"شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ شاید میں نے تمہیں ایک غلط مشورہ دیا تھا۔" نمرہ کے لہجے میں پچھتاوا صاف ظاہر تھا۔

(شام کے ساڑھے چھ ہونے میں بس دو تین منٹ رہ گئے تھے۔ عالیہ کب سے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی۔ اب بس پھپھو کو آنے میں آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا۔ عالیہ نے فون اٹھایا اور اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی نیت سے نمرہ کو کال کی۔

"کیسی ہو عالیہ؟"نمرہ کی بات سن کر عالیہ کا موڈ کچھ اور خراب ہوا۔

"زبردستی کے رشتے والوں کے آنے پر ایک لڑکی کیسی ہوتی ہے؟"

نمرہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئی پھر ہمت جتا کر اس نے دوبارہ پوچھا۔

"تم تیار ہو گئی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"کس خوشی میں؟"عالیہ نے تلخ لہجے میں پوچھا۔نمرہ کو اس کا لہجہ ناگوار گزرا۔

"تم آرام سے بھی تو بات کر سکتی ہو۔ تم مجھ سے اس طرح کے رویے سے کیوں پیش آ رہی ہو؟ تم تو مجھ سے اس طرح بات کر رہی ہو جیسے میں نے ماموں ممانی سے شایان بھائی کے پرپوزل کی بات کی تھی۔" نمرہ کی آواز میں غصہ پا کر عالیہ کا لہجہ تھوڑا دھیما ہوا۔ نمرہ کا غصہ بجا تھا۔ وہ واقعی میں نمرہ سے بد تمیزی سے بات کر رہی تھی۔

"اچھا سوری! پلیز اب تم مجھ سے ناراض نہ ہو۔ پہلے ہی میں اتنی پریشان ہوں اور تمہاری ناراضگی مجھے مزید پریشان کر دے گی۔" عالیہ نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا تو نمرہ کا غصہ بھی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم چلو ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ ممانی نے تمہارے انکار پر کیسا ری ایکشن دیا؟"

"انہوں نے کوئی ری ایکشن ہی نہیں دیا۔انہیں لگ رہا ہے میں مذاق کر رہی ہوں۔ بس اماں کمرے میں آئی اپنا حکم صادر کیا اور میری بات سنے بغیر کمرے سے چلی گئی۔" عالیہ نے منہ بسور کر کہا۔

"یعنی ممانی سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔" نمرہ نے سوچتے ہوئے کہا۔" تمہیں میں ماموں سے بات کرنے کا مشورہ بھی نہیں دے سکتی ہوں۔ماموں کا مزاج بہت تیز ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں! اسی لیے میں بھی بابا سے بات کرنے سے ڈر رہی ہوں۔ بابا پتہ نہیں میری بات کا کیا مطلب لے لیں گے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب نہ ماموں مانے گے نہ ممانی۔ تم ایسا کرو کہ ابھی کے لیے تم ان دونوں کو خوش کر دو!"

"کیا مطلب؟" عالیہ نے ناسمجھی میں پوچھا۔

"مطلب یہ کہ جب ہم لوگ تمہارے گھر آئیں تو تم بغیر کسی چوں چرا کے خاموشی سے ہمارے سامنے آجانا۔"

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو گئی ہو یوں تو اماں بابا کو لگے گا کہ میں اس رشتے کے لیے خوش ہوں۔" عالیہ کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی تھی۔

نمرہ نے اسے سمجھانا چاہا۔ "دیکھو سمجھنے کی کوشش کرو، ہم لوگ اب بس گھر سے نکلنے والے ہیں۔ اس وقت اگر تم انکار کرو گی تو تمہاری کوئی نہیں سنے گا۔ ماموں ممانی کسی نہ کسی طرح تمہیں پریشرائز کر کے منا لیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہارا ان دونوں کے سامنے امپریشن بھی خراب ہو گا۔ اس لیے مصلحت اسی میں ہے کہ تم خاموشی سے ابھی تیار ہو جاؤ اور ہم سے اچھے سے مل لینا۔ بعد میں تم ماموں سے سکون سے بات کر لینا۔ ویسے مجھے لگ رہا ہے کہ ماما شاید آج تمہاری اور شایان بھائی کی منگنی بھی کر دیں۔"

www.novelsclubb.com

"اب منگنی کہاں سے آ گئی؟" عالیہ کو جھنجھلاہٹ ہوئی۔

"مجھے ماما کی باتوں اور ارادوں سے تو یہی لگ رہا ہے۔بظاہر انہوں نے مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے لیکن مجھے میری چھٹی حس اشارے دے رہی ہے اور تم جانتی ہو میری چھٹی حس کبھی غلط نہیں کہتی ہے۔اس لیے تم اپنے آپ کو منگنی کے لیے تیار رکھنا۔"

عالیہ نے نمرہ کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔بلکہ خاموشی سے اپنا نچلا لب کاٹتی رہی۔اسے خاموش دیکھ کر نمرہ دوبارہ بولی۔

"تمہاری اپنی مرضی ہے۔میری باتوں پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔میں تمہاری مخلص ہوں اس لیے تمہیں مشورے دے رہی ہوں اور حالات تم مجھ سے بہتر جانتی ہو۔" یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی اور عالیہ اس کی باتوں کو سوچتی رہی۔ اسے نمرہ کی باتوں میں دم لگا۔وہ برے دل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاس تیار ہونے کے لیے کچھ وقت موجود تھا اور وہ اب کھل کر تیار ہونا چاہتی تھی۔

(

حال میں واپس آؤ تو دونوں دوستیں پریشان تھیں۔عالیہ کو اچانک ایک بات یاد آئی۔

"نمرہ، مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے!" عالیہ نے کچھ جھجکتے ہوئے بولا۔

"ہاں، بولو!"

www.novelsclubb.com

"میں نے آریان کا نمبر ان بلاک کر دیا ہے۔" عالیہ کی بات سن کر نمرہ کو یکدم کرنٹ لگا۔

"واقعی میں؟؟" نمرہ کو لگا کہ اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"ہاں!"

"تم نے آریان کو کال کی؟"

نمرہ کے پوچھنے پر عالیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! ابھی کال نہیں کی۔"

"ابھی کال نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟ تب جب ماموں ممانی تمہاری شادی شایان بھائی سے کروا دیں گے۔" نمرہ کو اس پر غصہ آیا۔

"یار مجھے شرم آ رہی ہے۔ پچھلی ملاقات میں میں نے اس کے ساتھ اچھی خاصی بدتمیزی کی تھی۔ اب بے شرموں کی طرح اس سے بات کرتے ہوئے عجیب لگے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اگر تم شرم کے چکر میں پڑو گی تو اچھا بھلا موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔" نمرہ نے غصے میں کہا۔

"اب تم غصہ تو نہ کرو۔ تھوڑا سا انتظار کرو میں دیکھتی ہوں کہ۔۔۔" نمرہ نے اس کی بات کو کاٹا۔

"تم وقت کو جان بوجھ کر ضائع کر رہی ہو۔ میں اچھے سے جانتی ہوں تم پچھلی ملاقات کے تاثر سے نہیں بلکہ کسی اور بات سے ڈر رہی ہو!"

"اچھا تو بتاؤ میں کس بات سے ڈر رہی ہوں، مجھے بھی تو پتا چلے آخر میرا ایسا کون سا ڈر ہے جو میرے بجائے نمرہ بی بی کو پتہ ہے۔" عالیہ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ تم آریان سے محبت کرتی ہو۔" عالیہ نمرہ کی بات سن کر ساکت رہ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عالیہ کچھ بھی کہہ نہ پائی۔اس بات کا تو اس نے خود سے بھی اعتراف نہیں کیا تھا اور نمرہ نے یہ بات اتنے آرام سے کہہ ڈالی تھی۔

"تم اس سے محبت کرتی ہو۔میں جانتی ہوں۔تم بھی جانتی ہو لیکن تم اس حقیقت کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہو مگر عالیہ آج اور ابھی تمہیں اس بات کو قبول کرنا ہو گا کہ تم اس سے محبت کرتی ہو۔"

نمرہ کے الفاظ میں سحر تھا اور عالیہ واقعی میں سحر زدہ ہو گئی تھی لیکن وہ کچھ کہہ نہ پائی۔

"عالیہ بولو، اپنے آپ کو باور کرواؤ کہ تم کس سے محبت کرتی ہو!" نمرہ کی آواز میں جانے ایسا کیا تھا کہ عالیہ نے گھٹنے ٹیک دیے۔

"ہاں میں اس سے محبت کرتی ہوں۔" عالیہ نے ایک ہار مانے شخص کی طرح اقرار کیا۔

"جب اس سے محبت کرتی ہو تو ڈرتی کیوں ہو۔ جاؤ آج خدا نے تمہیں موقع دیا ہے۔ ابھی اس کا نمبر ڈائل کرو اور اسے ساری صورتحال بتاؤ اور اسے یہ بھی بتا دینا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔" نمرہ کی بات سن کر عالیہ نے کھوئے ہوئے سے لہجے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت کال کرنا ضروری ہے؟ کل بھی تو کال کر سکتی ہوں؟"

"اظہار میں کبھی بھی دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات بس ایک لمحہ کی سستی صدیوں کا پچھتاوا بن جاتی ہے۔ میں کال رکھ رہی ہوں تم ابھی اسے کال کرو اور میں نے جو کہا ہے اسے بتا دینا۔ ایک لمحے کی بھی دیر نہیں ہونی چاہیے۔"

نمرہ نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔ عالیہ نے بالکل میکانکی انداز میں نمرہ کی دی گئی ہدایات پر عمل کیا۔ اس نے نمبر ڈائل کر کے فون کانوں سے لگالیا۔ بیل جانے کی آواز آرہی تھی۔ اگلے ہی لمحے کال ریسیو کر لی گئی۔

"زہے نصیب! آج تو قسمت مجھ پر بہت مہربان ہے۔" آریان کی شوخ آواز جب عالیہ کی سماعتوں میں پڑی تو اسے یکدم ہوش آیا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس کا دل چاہا کہ وہ کال کاٹ دے مگر وہ ایسا نہ کر پائی۔

عالیہ کو پتہ بھی نہیں چلا کہ کب آنسو اس کی آنکھوں میں بھرے اور ٹپک کر گالوں سے پھسلنے لگے۔

"ایک سیکنڈ آپ رو رہی ہے؟" آریان نجانے کیسے جان گیا تھا۔ عالیہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اسے پتہ نہیں کون سی بات رولا رہی تھی۔ شایان کے ساتھ زبردستی منگنی ہو جانا، نمرہ کے دل کا حال جاننا، اس کی اپنی بے بسی یا آریان سے اپنی مدد کی بھیک مانگنا۔

"آپ رو کیوں رہی ہے؟ مجھے بتائیں؟ آپ ٹھیک تو ہے؟ آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی ہے؟" آریان کے لہجے میں حد درجہ فکر تھی۔

"میں۔۔ میں نے تمہیں کچھ بتانا تھا!" عالیہ نے روتے روتے کہا۔

"جی بولیں۔ میں سن رہا ہوں" آریان کی بات سن کر عالیہ نے بولنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔ میرے ماں باپ نے میرا رشتہ میرے کزن سے طے کر دیا ہے۔" عالیہ نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اپنی بات کو جاری رکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری آج منگنی ہو گئی ہے اس کے ساتھ لیکن میں اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔" عالیہ نے اسے ساری بات بتادی۔

"کیوں؟" آریان نے پوچھا۔

"کیوں کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی ہوں۔ میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔" عالیہ چند پل کے لیے رکی۔

www.novelsclubb.com

"اور وہ تم ہو۔"

یہ سن کر دوسری جانب سناٹا چھا گیا جیسے سامنے والے کو ایسی کوئی امید نہ ہو۔

"کلک۔۔"آریان کی آواز ابھی ابھری ہی تھی کہ عالیہ نے کال کاٹ دی تھی۔

اس نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔اب اس سے آگے وہ کچھ نہیں سننا چاہتی تھی۔شایان کی کال دوبارہ آنے لگی تو عالیہ نے اپنا موبائل کچھ دیر کے لیے آف کر دیا۔

****

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنے کمرے میں کل کے پیپر کی تیاری کر رہی تھی۔جائی یانہ کا دن آج واقعی میں بہت مصروف گزرا تھا۔اسے آج پڑھنے کا بلکل بھی موقع نہیں ملا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب وہ ایک دفعہ دہرائی کر لینا چاہتی تھی۔ جائی یا نہ پیپر کی رات پڑھنے والوں میں سے نہیں تھی بلکہ روز پڑھائی کرتی تھی۔ اس لیے اسے کچھ تسلی تھی۔ ویسے بھی یہ فائنل پیپرش نہیں تھے بلکہ مڈ ٹرمز تھے۔

کچھ دیر بعد جب وہ پڑھ کر فارغ ہو گئی تو بستر پر لیٹ گئی۔ اس کے ذہن میں آفتاب کا چہرہ ابھرا۔ آج کی مصروفیت میں وہ کل کی باتوں کو بھول گئی تھی لیکن ابھی فارغ وقت میں یہ بات دوبارہ اس کے حواسوں پر چھانے لگی۔ اس نے اپنے آپ کو بچانے کا راستہ ڈھونڈ تو لیا تھا لیکن وہ اتنی کانفیڈنٹ نہیں تھی کہ یہ حل سہی ہے بھی یا نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کوئی روزانہ ایسے مسئلوں کو ڈیل نہیں کرتی تھی کہ بغیر ڈرے اور باعتماد ایسے پلان ترتیب دے کر عمل کریں۔ وہ ایک عام سی لڑکی تھی اور اس کی زندگی میں یہ

پہلا مسئلہ تھا جو اس نے کسی سے شئیر نہیں کیا تھا۔اس لیے وہ کچھ حد تک خوفزدہ تھی۔

****

دروازے پر دستک ہوئی تو مریم جو کہ کپڑے دھو رہی تھیں انہوں نے زینب کو آواز دی۔

"زینب ذرا دیکھو دروازے پر کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب برتن دھو کر بس ابھی فارغ ہوئی تھی کہ چچی کی بات سن کر اس نے اونچی آواز میں "اچھا چچی!" کہا اور اپنے گیلے ہاتھ ڈوپٹے سے رگڑتی ہوئی دروازے پر پہنچی۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے موجود شخص نے اسے شادی کی دعوت کا کارڈ دیا اور چلا گیا۔

زینب کارڈ لے کر اندر آئی اور مریم کو دے دیا۔ مریم نے کارڈ کھول کر دیکھا تو پتہ چلا کہ خاندان میں ان کے دور کے رشتے دار کے گھر شادی ہے اور انہیں بمع اہل و عیال مدعو کیا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کس کی شادی کا کارڈ ہے امی ؟"نوال نے چھت کی سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھا۔اس کے ہاتھ میں پیلے رنگ کی بالٹی تھی۔وہ اوپر چھت پر کپڑے سکھانے گئی تھی۔

"خاندان میں شادی ہے !"

"اچھا تو ہم جائیں گے ؟"نوال نے سوال کیا تو مریم مصروف انداز میں بولی۔

"تمہارے ابو سے پوچھوں گی اگر انہوں نے اجازت دی تو میرے ساتھ زینب اور ام ہانی جائیں گی۔تم گھر پر رہو گی۔"

"کیوں میں کیوں نہیں جاؤں گی؟"

"کیوں میں کیوں جاؤں گی؟"

زینب اور نوال ایک ساتھ بولیں۔

مریم کے کپڑے دھوتے ہاتھ رکے اور اپنے سامنے کھڑی دونوں لڑکیوں کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میں اس لیے اپنے ساتھ لے کر نہیں جاؤں گی کیونکہ اگر سب چلے گئے تو گھر کا خیال کون رکھے گا اور تمہیں میں اس لیے ساتھ لے کر جاؤں گی کیوں کہ پچھلی دفعہ جب نوال شادی میں میرے ساتھ گئی تھی تو تم گھر پر رکی تھی۔اب تم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرے ساتھ جاؤ گی۔" مریم نے پہلی بات نوال سے اور دوسری بات زینب سے کی تھی۔

"لیکن ام ہانی بھی تو پچھلی دفعہ گئی تھی!" نوال کے منمنانے پر مریم نے جواب دیا۔

"تو کیا ہوا۔ وہ چھوٹی ہے اور تم جانتی ہو اسے شادیوں میں جانے کا کتنا شوق ہے۔ تم اگر گھر پر رک جاؤں گی تو قیامت نہیں آجائے گی۔"

"یہ سہی ہے!" نوال بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ دھلے ہوئے کپڑے بالٹی میں ڈالنے لگی تاکہ انہیں چھت پر سکھانے کے لیے لے جائے۔

www.novelsclubb.com

"چچی اگر نوال کا دل چاہ رہا ہے تو آپ اسے اپنے ساتھ لے جائیں۔ میرا تو ویسے بھی ایسے فنکشنز میں جانے کو دل نہیں کرتا ہے۔" زینب کو فیملی فنکشنز سخت برے لگتے تھے۔ اس لیے وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔

"تمہارا جانے کا دل نہیں کرتا ہے پر پھر بھی تمہیں جانا پڑے گا۔ شادی میں ہم جب جائیں گے تو میں کچھ بڑوں کو تمہارے رشتے کی بات کرنے کا بھی کہوں گی۔ اب ویسے بھی تمہاری عمر اتنی ہو گئی ہے کہ تمہاری شادی کر وادی جائے۔" مریم کی بات سن کر زینب بے ساختہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"اس لحاظ سے تو نوال اور ام ہانی کی بھی شادی کی عمر ہو چکیں ہیں۔ آخر کو یہ دونوں مجھ سے بڑی ہیں۔" زینب نے یہ بات بول تو دی تھی لیکن پھر پچھتائی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب مریم طیش میں آجائیں گی اور یہی ہوا۔

"نوال اور ام ہانی میری اپنی بیٹیاں ہے ان کی شادی کی مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ان کے سر پر باپ کا سایہ سلامت ہے۔مجھے بس تمہاری فکر ہے کیونکہ تم میری بیٹی نہیں ہو۔"

مریم نے واضح طور پر یہ لکیر کھینچی ہوئی تھی۔وہ اکثر ایسی باتیں کہہ جاتی تھی جن کا مطلب صاف ہوتا تھا کہ مریم کے لیے زینب کبھی بھی نوال اور ام ہانی کے برابر نہیں آسکتی تھی۔حالانکہ مریم نے کبھی بھی اس کے ساتھ برا سلوک نہیں رکھا تھا اور نہ اس پر روایتی چچیوں کی طرح کوئی ظلم ڈھائیں تھے مگر پھر بھی وہ ہمیشہ اس کی خالہ اور چچی رہی تھیں۔وہ اس کے لیے ماں نہیں بن پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے ساتھ شادی پر چلو گی اور یہ طے ہو گیا ہے۔اب مجھے مزید کوئی بحث نہیں کرنی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اپنا کام کرنے لگی اور زینب بھی کچن میں چلی گئی۔اسے اب آج شام کھانا بنانا تھا۔ایسی لڑائیاں دیسی فیملی میں ہو نا روز کا کام ہے۔اب وہ ان باتوں کو دل پر لینا یا رونا دھونا چھوڑ چکی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر کی صبح آج حبس زدہ تھی۔ہر ایک کے دل میں ہزاروں وسوسے اور اندیشے جنم لے رہے تھے۔بظاہر ہر کوئی ہنسی خوشی ایک دوسرے سے بات کرتا دکھائی دیتا تھا لیکن اپنے بھید ایک دوسرے پر کھلنے سے سب گھبرا رہے تھے۔

ناشتہ کر لینے کے بعد جائی یانہ یونیورسٹی کے لیے چلی گئی۔آج وہ وقت سے کچھ پہلے آگئی تھی اس لیے یونیورسٹی میں اسٹوڈنٹس بہت کم دکھائی دے رہے تھے۔کلاسز تقریباً ساری خالی پڑی ہوئیں تھیں۔جائی یانہ راہداری میں یونہی چہل قدمی کرنے لگی کہ اچانک اس کو دو لوگوں کے درمیان ہوتی گفتگو کی آوازیں سنائی دی۔

آوازیں بہت مبہم تھیں۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے آواز کا تعاقب کیا تو اسے پتہ چلا کہ یہ آوازیں ایک بند کلاس میں سے آ رہی تھیں۔وہ اس کلاس کے قریب آئی تو اسے اب آوازیں آرام سے سنائی دینے

لگی۔کلاس کے اندر سے سر آفتاب کی آواز اور ایک نسوانی آواز جائی یانہ کانوں کے پردوں سے ٹکرا رہی تھیں۔جائی یانہ نے دروازے کی لکیر سے اندر دیکھنے کی کوشش کی۔

کلاس کا منظر کچھ یوں تھا کہ سر آفتاب ایک کرسی پر بیٹھے تھے انہوں نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔ان کے سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔جائی یانہ نے ذرا غور سے دیکھا تو وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ وہی کالی چادر والی لڑکی تھی جو جائی یانہ کو یونیورسٹی کے پہلے دن ملی تھی۔اس لڑکی نے ایک دفعہ اسے اپنا نام بھی بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے ذہن پر ذرا زور دیا تو اسے اس کا نام یاد آ گیا۔نائلہ!!

اس لڑکی نے جائی یانہ کو اپنا یہی نام بتایا تھا۔

نائلہ ابھی سر آفتاب کے سامنے بے بسی سے کھڑی تھی۔سر آفتاب نائلہ کی بے بسی دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے۔

"میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا نائلہ، لیکن افسوس کہ تم یہ کام نہ کر پائی!"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب کی آواز سن کر جائی یانہ کے کان کھڑے ہو گئے۔آخر انہوں نے ایسا کونسا کام نائلہ کے ذمے لگایا تھا جو وہ کر نہیں پائی تھی۔

"میں یہ سب نہیں کر سکتی ہوں۔میں کسی لڑکی کو دوستی کا جھانسا دے کر آپ کے پاس نہیں لا سکتی ہوں۔"نائلہ کی آواز رندھی ہوئی تھی جیسے وہ اپنے آنسو حلق میں اتار رہی ہو۔

"اچھا تو نائلہ بی بی کو اچھائی کا شوق چڑھا ہے۔بول تو ایسے رہی ہے جیسے کوئی پارسا ہو۔زندگی میں کبھی گناہ نہ کیا ہو۔بی بی! تم جانتی ہو نا کہ تمہاری چند ویڈیوز میرے پاس امانت رکھی ہیں اور میرا جب دل کیا میں اس امانت میں خیانت کر دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"پلیز ایسا نہ کریں آپ کو خدا کا واسطہ ہے!"نائلہ کانپ اٹھی تھی۔جائی یا نہ کو منٹوں میں سمجھ آ گئی کہ یہ کیا کہانی ہے۔

"میں ایسا بالکل نہیں کروں گا۔بس کچھ پیاری پیاری سی لڑکیوں کو اپنی سہیلیاں بنا لو اور انہیں میرے آفس کی راہ دکھادو۔اس کے بعد میں جانوں اور میرا کام جانے۔"

"میں ایسا نہیں کروں گی۔اس کے علاؤہ آپ جو کہیں گے میں کروں گی مگر کسی اور لڑکی کو اس ٹراما میں نہیں ڈالوں گی جس سے میں خود گزری ہوں۔آپ کی دی گئی ذہنی اذیت کی وجہ سے میں اپنے سمیسٹر کے فائنل میں کچھ نہ کر پائی اور فیل ہو گئی۔جب میں نے دوسری یونیورسٹی ایڈمیشن لینے کا فیصلہ کیا تو آپ مجھے بلیک میل کرنے لگے کہ اگر میں اس یونیورسٹی سے گئی تو آپ میری ان ویڈیوز کو لیک کر دے گے جو آپ نے بنائی ہے۔آپ بتائیں میں نے کہا پر آپ کا کہنا نہیں مانا۔اب آپ

سے بس یہ درخواست ہے کہ پلیز دوسری لڑکیوں کو تو کم از کم ٹھیک سے رہ لینے دیں۔ان کی زندگی میں تو آپ مسئلہ نہ بنیں۔"

نائلہ نے بات شروع آرام سے کی تھی مگر آہستہ آہستہ اس کا لہجہ تیز ہوتا چلا گیا تھا۔ اس کی باتیں سن کر سر آفتاب نے کرسی پر سے کھڑے ہوئے اور اس کے بالوں کو نوچنے لگے۔

جائی یانہ نے جب یہ سب دیکھا تو اس نے اپنا ڈوپٹہ منہ پر رکھا اور بھاری آواز سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"السلام سر!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی آواز کچھ حد تک مردانہ ہو گئی تھی۔یہ کہنے کے بعد وہ فوراً پیچھے ہو گئی اور ساتھ رکھے بینچ کے نیچے چھپ گئی۔

سر آفتاب یہ آواز سن کر ایک دم سیدھا ہوا اور کھڑکی کے باہر دیکھا۔وہاں کوئی نہیں تھا لیکن اب یونیورسٹی کا ٹائم ہو چکا تھا۔کسی اسٹوڈنٹ نے کہیں انہیں۔۔۔اوہ نہیں!

وہ فوراً کلاس روم سے باہر نکل گیا۔نائلہ اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ لوگ ہوتے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ جو اذیت وہ جھیل چکے ہیں ان کی وجہ سے کسی اور کو بھی پہنچیں اور نائلہ ان ہی لوگوں میں سے ایک تھی۔

****

یونیورسٹی آج معمول کی طرح تھی۔ سب کچھ نارمل روٹین کے مطابق ہو رہا تھا۔ بہت سے اسٹوڈنٹس ابھی کمرہ امتحان میں بیٹھے پیپر دے رہے تھیں۔ اس لیے راہداریاں اور گراؤنڈ ابھی ویران تھے۔ ایسے میں ایک پروفیسر کے آفس میں آؤ تو سر آفتاب وہاں موجود تھے۔ وہ لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک سر آفتاب کا موبائل تھر تھرایا۔

انہوں نے اپنے کوٹ میں سے فون نکالا تو ایک انجان نمبر سے میسج آیا ہوا تھا۔

"آپ کا شکار آپ کے آفس میں ہے۔"

سر آفتاب کے ہونٹوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔ انہیں لگا کہ یہ میسج نائلہ نے بھیجا ہے۔ سر آفتاب نے پروفیسر سے معذرت کی اور اپنے آفس میں جانے لگے۔

اپنے آفس پہنچ کر انہوں نے دروازہ کھولا تو ان کی کرسی پر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ وہ جو کوئی بھی تھی اس کے بال سنہرے تھے۔ سفید ہاتھ جن پر لال رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی وہ سنہرے بالوں پر اپنے ہاتھوں کو کنگے کی مانند پھیر رہی تھی۔

لڑکی کی سر آفتاب کی جانب پشت تھی۔اس لیے سر آفتاب اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے۔

"تمہیں نائلہ نے بھیجا ہے نا؟"سر آفتاب نے دروازہ لاک کرتے ہوئے پوچھا۔
لڑکی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی مگر وہ پیچھے نہیں مڑی تھی۔

"افسوس کہ تمہاری دوست نے تمہیں دغا دے کر میرے پاس بھیجا ہے۔"سر آفتاب کی آواز میں مصنوعی تاسف تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا کیا مطلب ہے؟"لڑکی نے گھبراتے ہوئے کہا۔اس نے چہرہ ابھی تک نہیں موڑا تھا۔

لڑکی کی گھبراہٹ دیکھ کر سر آفتاب محظوظ ہوئے۔اس کے پاس ایک اچھا شکار بھیجا گیا تھا۔ویل ڈن نائلہ !

"مطلب یہ کہ نائلہ میرے ارادوں سے واقف تھی لیکن پھر بھی اس نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے۔"

ککلک۔۔کیسے ارادے؟"لڑکی گھبراہٹ میں ہکلا گئی۔

www.novelsclubb.com

"ایک آدمی اگر آفس کا دروازہ بند کر کے لڑکی کو اپنے ارادوں کی طرف اشارہ کر رہا ہو تو وہ کیسا ارادہ ہو گا۔" آفتاب شیطان کا روپ دھار چکا تھا۔ وہ قدم قدم بڑھتے لڑکی کے قریب آ رہا تھا۔

"نائلہ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" لڑکی نے جیسے خود کلامی کی تھی۔ سر آفتاب اس کی بات سن کر ہنسنے لگا۔ شیطانی ہنسی!

"اس کی بھی غلطی نہیں تھی۔ میں نے اس کی ایسی ویڈیوز بنائی تھی جو اگر لیک ہو گی تو اس کی بڑی بدنامی ہو گی لیکن تم فکر نہ کرو تمہاری ویڈیو میں اچھی کوالٹی کی بناؤں گا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر آفتاب لڑکی کے بے حد قریب آ گئے تھے۔اب بس وہ ایک قدم دور تھے۔

اچانک لڑکی نے کرسی گھمائی اور سامنے آ کھڑی ہوئی۔مقابل کو دیکھ کر سر آفتاب کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی۔

****

"مس۔۔مس۔۔۔صبا!"

سر آفتاب کی حالت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کے مصداق تھی۔انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنی دیر سے وائس پرنسپل (جو کہ پرنسپل کی چھوٹی بہن بھی ہے) سے مخاطب تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابھی سر آفتاب اپنی صفائی میں کچھ کہتے مس صبا نے سر آفتاب کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔

"میرا نام بھی مت لینا غلیظ انسان ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ دنیا تم پر تھوکے گی بھی نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ کر آفس سے باہر نکلنے لگی تھیں کہ سر آفتاب نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم باہر نہیں جاؤ گی۔اب میری بات سنو اگر تم نے۔۔۔۔۔۔۔"سر آفتاب ابھی کوئی دھمکی دینے ہی لگے تھے کہ اچانک کسی نے آفس کا دروازہ کھولا۔

دو باوردی سیکورٹی گارڈ آفس میں آئیں اور آفتاب کو دبوچ لیا۔آفتاب چند لمحے کے لیے سمجھنے سے قاصر ہو گیا تھا کہ یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔پھر جب اسے کچھ سمجھ آیا تو مزاحمت کرنے گا لیکن بے سود۔سیکیورٹی گارڈز کی گرفت ضرورت سے زیادہ مضبوط تھی۔

آفس کے دروازے سے ایک چالیس سال کی عورت اندر وارد ہوئی۔انہوں نے لال رنگ کی شلوار قمیض پر کالے رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا۔گاؤن کے کناروں پر سنہری رنگ کی پٹیاں لگی ہوئی تھی۔سر پر لال ڈوپٹہ ایک شان کے ساتھ اوڑھا ہوا

تھا۔ عورت کی گردن اٹھی ہوئی تھی اور چال میں ایک وقار تھا۔ انہوں نے ارد گرد نظریں دوڑائی۔ وہ قدم قدم چلتی سر آفتاب کے بلکل سامنے کھڑی ہوگئی۔

اس عورت کو دیکھ کر سر آفتاب کے تھوں کے طوطے اڑ گئے۔

"پرنسپل صائمہ صاحبہ دیکھے میرے ساتھ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ مس صبا کو کوئی غلط فہمی ہو۔۔۔۔۔۔" چٹاخ

www.novelsclubb.com

پورے آفس میں تھپڑ کی آواز گونج اٹھی۔

تھپڑ اس قدر تیزی سے لگا تھا کہ آفتاب کی ناک میں سے خون نکلنے لگا تھا۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔ تم جیسے گھٹیا لوگوں کی وجہ سے لوگ اپنی بچیوں کو تعلیمی اداروں سے دور رکھتے ہیں۔ مس صبا کی کال سے میں تمہاری ساری باتیں سن چکی ہوں۔ تمہیں میں نہ صرف فائر کروں گی بلکہ تمہیں اب پولیس کے حوالے بھی کروں گی۔ پولیس ہی اب تم سے اسٹوڈنٹس کی ویڈیوز نکلوائے گی۔"

پرنسپل صاحبہ کے خاموش ہوتے ہی مس صبا دوبارہ بولی "اور ہاں! تم کب سے ایک لڑکی کا نام لے رہے ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے کسی لڑکی نے مجھے بتایا ہے۔ نہیں مجھے کسی لڑکی نے نہیں بتایا ہے۔ تمہارا مکروہ چہرہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

یہ کہہ کر مس صبا پیچھے ہو گئی۔ پرنسپل نے آنکھوں کے اشارے سے گارڈز کو آفتاب کے باہر نکالنے کا حکم دیا۔

گارڈز نے ان کی بات کو سمجھ کر سر کو خم دیا اور آفتاب کو گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگے۔ آفتاب معافی مانگ رہا تھا، دہائیاں دے رہا تھا مگر پرنسپل کا چہرہ سپاٹ تھا۔

جب آفتاب کی آوازوں نے دم توڑ دیا تو پرنسپل صاحبہ نے مس صبا کے سامنے رخ کیا۔

www.novelsclubb.com

"صبا یہ کیا بچپنا تھا۔ میسج کر کے تم نے مجھے دھمکی کیوں دی کہ اگر میں نے تمہاری اور آفتاب کی باتیں سن لینے کے بعد آفتاب کو پولیس کے حوالے نہ کیا تو تم یہ

معاملہ میڈیا میں پہنچا دو گی۔ معلوم بھی ہے ہمارے ادارے کی کتنی بدنامی ہو نگی۔ اب تم نے جو آفتاب کو پولیس اسٹیشن بجھوا کر جو میس کیا ہے اس کی بھنک پھیلنی نہیں چاہیے ورنہ تم جانتی ہو کہ میرے ادارے کی کتنی بدنام ہو گی اور اگر میرے ادارے کی بدنامی ہوئی تو تم جانتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آؤں گی۔"

پرنسپل کے چہرے پر دباد با غصہ تھا۔

"اگر میں یہ دھمکی نہیں دیتی تو کیا تم آفتاب کو پولیس کے حوالے کرتی۔ وہ شخص ہماری اسٹوڈنٹس کی غلط ویڈیوز بنا رہا تھا۔ تمہیں ادارے کی ساکھ۔۔"مس صبا کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی مگر پرنسپل نے انہیں ہاتھ اٹھا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"ایسے حالات میں عورت کو خاموش رہنا چاہیے۔ تم بھی تو ایسے حالات سے گزری تھی، تم نے بھی تو خاموشی سے وہ سب کچھ برداشت کیا تھا۔ پھر ان لڑکیوں کے لیے دلیری دکھا کر تمہیں کیا ملا؟" پرنسپل صاحبہ کے یہ الفاظ مس صبا کے دل میں کھب گئے۔

"میں خاموش نہیں ہوئی تھی تم نے کروایا تھا!" مس صبا نے زخمی نظروں سے اپنے سامنے کھڑی عورت کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سہی کیا تھا ورنہ آج تم یہاں کھڑی نہ ہوتی! خیر مجھ سے اس بورنگ ٹاپک پر ابھی بات نہ کرو۔ بہتر ہو گا کہ تم آفتاب والے مسئلے کو جلد از جلد نپٹاؤ۔"

یہ کہہ کر وہ جانے لگی تھیں کہ ایک دفعہ پھر مس صائمہ رکی۔

"میں دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ میرے ادارے کا نام خراب نہیں ہونا چاہیے۔"

یہ کہہ کر وہ سر آفتاب کے آفس سے نکل گئی۔ پیچھے کھڑی مس صبا نے ایک گہری سانس خارج کی اور اپنی تعلیم یافتہ بہن کی سوچ پر ماتم کیا۔

www.novelsclubb.com

****

عزاہ اور عالیہ بھی آج یونیورسٹی گئیں تھیں۔عزاہ کو ابھی بھی بخار تھا۔نوال نے اسے یونیورسٹی جانے سے بہت روکا مگر وہ کسی بھی بات کو خاطر میں لائے بغیر یونیورسٹی آگئی۔اگر وہ گھر میں رکتی تو کل کی باتیں یاد کر کے اس کی طبیعت سنبھلنے کی بجائے مزید بگڑ جاتی۔

ابھی عزاہ فریحہ کے ساتھ ایک خالی کلاس روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے فریحہ کو سب بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا تھا۔اپنی بات بتاتے وقت اس کی سنہری آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے جبکہ دوسری طرف فریحہ کندھا سہلا کر اسے حوصلہ دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم رونا تو بند کرو دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا۔" فریحہ کا تسلی آمیز لہجہ عزاہ کو مزید رلا رہا تھا۔

"اب کیا ٹھیک ہو گا۔اب تو سب کچھ خراب ہو چکا ہے۔میرا شایان عالیہ کو دے دیا گیا ہے۔"

عزاہ بری طرح رونے لگی تھی۔صد شکر کہ وہ دونوں ابھی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں نہیں تھے بلکہ ایک خالی کلاس میں بیٹھے تھے ورنہ یہ بات جنگل میں آگ کی طرح پھیلتی کہ ایک لڑکی گراؤنڈ میں رو رہی ہے اور ہر کوئی عزاہ کے پاس آ کر اس کی خیریت دریافت کر رہا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو وہ جس کے نصیب میں تھا اسے مل گیا ہے۔اب تمہاری رونے دھونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اس لیے اسے بھول جاؤ۔" فریحہ اسے سمجھا رہی تھی مگر وہ فریحہ کی بات کے غلط مطلب لے رہی تھی۔

"وہ میرے نصیب میں تھا مگر میری اپنی بہن نے اسے مجھ سے دور کیا ہے۔شایان اس کو چاہتا ہے۔وہ مجھے بھی چاہ سکتا تھا اگر ہمارے درمیان میں عالیہ نہ ہوتی۔جہاں تک بات بھولنے کی ہے تو اگر بھولنا اتنا آسان ہوتا تو ہر کوئی اپنی اذیت بھری یادوں کو دل سے کوڑے کی طرح نکال دیتا۔کوئی بھی شخص اپنا ماضی یاد نہیں رکھتا۔بھلے وہ یادیں کتنی اچھی کیوں نہ ہو۔ماضی عذاب ہوتا ہے۔اس لیے یہ کبھی بھولتا نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے کیا عالیہ کی ان سب میں رضامندی شامل ہے ؟"فریحہ کے پوچھنے پر عزاہ نے جواب دیا۔

"پہلے جب اماں نے عالیہ کو رشتے کا بتایا تو منع کر رہی تھی لیکن جیسے ہی اسے منگنی کے لیے بلایا گیا تو خوب تیار ہوئی ہوئی تھی۔مجھے نہیں پتہ کہ وہ خوش ہے یا نہیں. "

"لیکن مجھے پتہ چل گیا ہے !"فریحہ کی بات سن کر عزاہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"عالیہ اس رشتے سے خوش تھی۔اس نے انکار بس اس لیے کیا تھا تا کہ تمہاری اماں کو دکھا سکے کہ وہ اس رشتے سے رضامند نہ ہونے کہ باوجود ان کی بات مان رہی ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں واقعی میں ایسا لگتا ہے؟" عزاہ نے پوچھا۔

"مجھے تو یہی لگ رہا ہے تم خود بتاؤ بندہ اگر پہلے رشتے سے انکار کر رہا ہو اور پھر بعد میں ہنسی خوشی منگنی کروا لے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ سب اس کو یہ دکھانا چاہتی تھی کہ میں نے اپنی ماں کی بات مان لی ہے اور دوسری طرف اس کی منگنی شایان سے بھی ہو گئی۔ اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو شکار"

"مجھے تمہاری باتوں میں دم لگ رہا ہے۔ اس لیے وہ ہر وقت پھپھو کے گھر جاتی رہتی تھی۔ نمرہ کا تو بس ایک بہانہ تھا۔ وہ تو اصل میں کسی اور کام سے وہاں جاتی تھی۔" عزاہ کسی دوسرے کے لگائے اندازوں کا شکار ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب انسان اپنے گھر کے مسئلوں کو گھر والوں سے ڈسکس کرنے کی بجائے کسی دوسرے سے ڈسکس کرتا ہے تو اکثر ایسے اندازوں سے پالا پڑ جاتا ہے اور بعض اوقات وہ بغیر سوچے سمجھے ان باتوں کو درست مان لیتا ہے۔اس لیے دانا کہتے ہے کہ گھر کی بات باہر والوں سے نہیں کرنی چاہیے۔

عزاہ فریحہ کے اندازے کے مطابق گزشتہ حالات کو رنگ دے رہی تھی اور فریحہ کی باتوں کا اثر پختہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کو اس خالی کلاس روم میں چھوڑ کر یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں آؤ تو وہاں پر عالیہ اور نمرہ بیٹھی ہوئیں تھیں۔ نمرہ کے چہرے پر جوش تھا جبکہ عالیہ کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔

عالیہ نمرہ کو آریان اور اپنی فون کال کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"اچھا جب تم نے اس سے اقرار محبت کیا تو اس کا کیا ری ایکشن تھا۔" نمرہ نے ساری بات سن لینے کے بعد سب سے پہلے یہ سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی۔ اب میں نہیں جانتی دوسری طرف اس کا کیا ری ایکشن ہو گا۔" عالیہ کی بات سن کر نمرہ اس کی شکل دیکھتی رہ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نے کال کیوں کاٹی؟"

"تمہاری باتوں میں آ کر میں نے پتہ نہیں بے شرموں کی طرح کیا کچھ کہہ دیا تھا۔اپنی باتوں پر مجھے بہت شرمندگی ہوئی تھی۔شرمندگی کی وجہ سے میں مزید بات کر نہیں پائی اور کال کاٹ دی۔"

"اس کے بعد آریان نے تمہیں کال یا میسج کیا؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں اس نے فوراً کال کی تھی مگر میں نے فون آف کر دیا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں سن لینی چاہیے تھی اس کی بات"

ابھی وہ دونوں یہ باتیں کر رہی تھیں کہ اچانک عالیہ کے موبائل پر ایک میسج آیا۔

عالیہ نے موبائل پکڑا تو نوٹیفکیشن دیکھ کر عالیہ کو یکدم کرنٹ لگا۔

"نمرہ اس نے مجھے میسج بھیجا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کس نے؟ شایان بھائی نے؟" نمرہ نے پوچھا۔

"نہیں! آریان نے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی بات سن کر نمرہ فوراً سے اٹھی اور اس کا میسج دیکھنے لگی۔

"ہیلو عالیہ! میں آپ سے آج ملنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے لوکیشن اور ملنے کا وقت سینڈ کریں میں ادھر آجاؤں گا۔"

عالیہ کے میسج پڑھ کر ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

www.novelsclubb.com

"نمرہ وہ تو اب ملنے کا کہہ رہا ہے۔ یار میں کیا کروں؟ اب کیا مجھے جانا پڑے گا؟"

"مجھے دکھاؤں فون!" یہ کہہ کر نمرہ نے عالیہ کے ہاتھوں سے فون چھینا اور اپنی گرفت میں لے لیا۔

"السلام علیکم آریان! آپ شام چار بجے فاطمہ جناح پارک میں موجود مک ڈونلڈز ریستوران آجایئے گا۔ ہم دونوں وہی بات کریں گے۔"

یہ لکھ کر نمرہ نے میسج سینڈ کر دیا۔ عالیہ نے میسج مکمل پڑھا تو نمرہ کی شکل پر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میری طرف سے اسے آنے کا کیسے کہہ دیا؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں تمہاری دوست ہوں بس اس لیے" عالیہ نمرہ کو دیکھتی رہ گئی۔ نمرہ کے لہجے میں کیا بے نیازی تھی۔ واہ کیا بات ہے!

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو نمرہ؟" عالیہ جاننا چاہتی تھی آخر ایسی کیا بات تھی کہ نمرہ اپنے بھائی کا ساتھ دینے کی بجائے عالیہ کا ساتھ دے رہی تھی۔ یہ جانتے بوجھتے کہ شایان عالیہ کو پسند کرتا تھا۔

"میں یہ سب ہماری دوستی کے لیے کر رہی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ تم ایک ان چاہے رشتے میں بندھ جاؤ۔ یہ سب میں شایان بھائی کے لیے بھی کر رہی ہوں کیونکہ مجھے یہ بات اچھے سے پتہ ہے زبردستی کے جوڑے رشتے کبھی بھی پائیدار نہیں ہوتا ہے۔ ایسے رشتے خوشی کا نہیں بلکہ دکھ کا باعث بنتے ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ شایان بھائی کی زندگی میں کچھ ایسا ہو۔ ہماری زندگی نارمل نہیں رہی ہیں۔ ہم

دونوں بہن بھائی نے ایک ایب نارمل بچپن گزارا ہیں۔ماں باپ کی شفقت سے دور۔تم میرے بھائی کو اتنا برا سمجھتی ہو حالانکہ وہ اتنے برے نہیں ہے۔بس انہیں اینگر مینیجمینٹ ایشوز ہے جس کا سبب ماضی کا وہ تلخ حادثہ ہے۔میں نے جب تمہیں شایان بھائی کی پسند کا بتایا تھا تو تم نے مجھے بولا تھا کہ انسان کسی کے لیے نہیں بدلتا۔مجھے تمہاری بات سہی لگی۔بھائی واقعی میں اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پاتے ہے۔بھائی کی شادی اگر تمہارے ساتھ ہوئی تو بھائی تمہاری کہانی کے ہیرو بننے کی بجائے ولن بن جائیں گے جو میں ہر گز نہیں چاہتی ہوں۔"

نمرہ کی سیاہ آنکھوں میں کرب اتر گیا تھا۔عالیہ نمرہ کو دیکھتی رہ گئی۔عالیہ نے سوچا کیا ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہے جو اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لیے اتنے فکر مند رہتے ہیں۔اس کے دل سے دعا نکلی کہ خدا ہر لڑکی کو ایسی دوست ضرور دے۔

www.novelsclubb.com

"تم انسان ہو یا زمین پر اترا ایک فرشتہ؟" عالیہ محویت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"باقیوں کے لیے تو پتہ نہیں پر تمہارے لیے تو میں ایک شیطان ہوں!"

نمرہ اور عالیہ نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور ہنس دیے۔ کوئی بھی انہیں اس وقت ساتھ میں دیکھتا تو اس کے ذہن میں ایک پرفیکٹ فرینڈ شپ کا خاکہ بن جاتا۔

www.novelsclubb.com

****

مس صبا اپنے آفس میں بیٹھی فائلز کی ورق گردانی کر رہی تھیں کہ اچانک ان کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

انہوں نے بغیر دیکھے اجازت دی۔

"کم ان!"

آفس کا دروازہ کھلا اور سانولی لڑکی آفس کے اندر آگئی۔ مس صبا نے گردن نہیں اٹھائی۔ شاید وہ بھی اس لڑکی کی آمد کی توقع کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ میم مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا۔" لڑکی کی آواز سن کر مس صبا نے مصروف انداز میں پوچھا۔

"کس بات کا شکریہ؟"

"وہ آپ نے سر آفتاب کے ساتھ جو کیا اس کے لیے۔"

مس صبا نے فائل ایک طرف رکھی اور ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے کچھ پیچھے کو ہوئی اور بڑی فرصت سے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کا چہرہ دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

سانولی رنگت۔۔۔ تیکھے نین نقش۔۔۔ بھوری آنکھیں۔۔۔ کندھوں تک آتے بال جن کو سر پر ڈوپٹہ سے چھپایا ہوا تھا۔وہ لڑکی سامنے والے کی نظروں میں کافی بھلی معلوم ہوتی تھی۔

"بیٹھیں!" مس صبا نے ہاتھ کے اشارے سے لڑکی کو بیٹھنے کا کہا۔لڑکی بھی چپ چاپ بیٹھ گئی۔

وقت کو ابھی روک کر اگر ہم پیچھے جائیں تو ہم اس وقت میں پہنچیں گے جب جانیہ نے آفتاب اور نائلہ کی باتیں سن لی تھیں۔

****

جائی یانہ بینچ میں سے نکل کر باہر جانے لگی تھیں۔اسے سر آفتاب کا پیچھا کرنا تھا اور دیکھنا تھا کہ اب وہ کس کے پاس جائے گا۔وہ بلی کی طرح آہستہ قدم لیتی جارہی تھی کہ اچانک وہ کسی نفوس سے ٹکرائی۔وہ گرتے گرتے بچی تھی۔وہ اپنے سامنے موجود شخص کو کچھ اچھا خاصا سنانا چاہتی تھی کہ یکدم اس کی نظر اس شخص کے چہرے پر پڑی۔یہ وہی شخص تھا جس کے بال گھنگرالے اور جس کو زید کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا۔

زید نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے اور کچھ خفا سی نظروں میں وہ جائی یانہ کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صبح اس وقت یونیورسٹی میں اسٹوڈنٹس نہ ہونے کے برابر ہیں اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ سر آفتاب بھی اس وقت یونیورسٹی میں حاضر ہوتے ہے۔ آپ اس کی موجودگی میں یوں دندناتی ہوئی کیوں پھر رہی ہے؟"

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں!" ایک تو یہ شخص نجانے کس حیثیت سے اس سے سوالات پوچھتا رہتا تھا۔ اوپر سے آفتاب بھی اب کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جائیانہ کو اس کی ایسی باتیں سن کر غصہ آیا کرتا تھا۔ آخر کو وہ بچی تھوڑی تھی کہ وہ ہر بات پر اس سے پوچھ گچھ کرتا رہے۔

www.novelsclubb.com

زید نے سر کو جھٹکا اور سامنے سے ہٹنے لگا تھا کہ جائیانہ کو یاد آیا کہ اس نے زید کو کچھ بتانا ہے۔

"زیدر کو میرے پاس آفتاب کو مزا چکھانے کا ایک حل ہے۔"

زید رک گیا اور زید نے جائی یانہ کو حیرت سے دیکھا جیسے اس نے کسی انہونی کا کہہ دیا ہو۔

"آپ سچ کہہ رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلایا۔زید نے اس سے پوچھا۔

"بتائیں آپ نے کیا حل سوچا ہے!"

جائی یانہ کے اندر جوش بڑھ گیا۔

"میں نے سوچا ہے کہ میں آفتاب کے آفس میں جاؤں گی اور اس کی بلیک میل کرتی باتوں کو ریکارڈ کر کے انٹرنیٹ میں ڈال دوں گی۔اس طرح وہ بدنام ہو جائے گا اور ہمارا کام بن جائے گا"

جائی یانہ کی بات سن کر زید کا دل چاہا تالیاں بجائے۔آخر ایسے عقل سے خالی بہادر پلان جائی یانہ کے علاوہ کون بنا سکتا تھا۔

"آپ نے دو دن لگا کر یہ پلان تشکیل کیا ہے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں، کیوں کوئی مسئلہ ہے؟" جائی یانہ زید کے چہرے کے تاثرات پڑھ لیے تھے۔

"انتہائی فلاپ پلان ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آپ اپنی اور آفتاب کی ویڈیو بنائیں گی تو آپ کے جاننے والے آفتاب کی بجائے آپ کی کردار کشی کریں گے۔ آپ بدنام ہو جائے گی اور اگر آفتاب نے پرنسپل میم کو اپنی صفائی دیتے ہوئے کوئی ایسا پوائنٹ دے دیا جسے پرنسپل میم نے سچ سمجھ لیا تو آفتاب صاحب کی نوکری تو بچ جائے گی البتہ آپ کو یونیورسٹی سے سسپینڈ کر دیا جائے گا اور آفتاب آپ کا جانی دشمن بن جائے گا۔ اگر ان مسائل کے علاوہ باقی مسائل کو بھی میں نظر انداز کر دوں تو پلان بہت اچھا ہے"

جائی یانہ کا چہرہ زید کی باتیں سن کر اتر گیا۔اسے تو لگا تھا کہ یہ ایک بہترین پلان ہے۔

"آپ کوئی اچھا پلان لے کر آئیں گی تو میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گا لیکن ایسے لاجک لیس پلان میں میں کم از کم آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوں گا۔"

یہ کہہ کر زید چلا گیا اور جائی یانہ اکیلی رہ گئی۔اس نے دو دن مسلسل اس بارے میں سوچا تھا۔اس کے بعد بھی یہ پلان زید نے سنتے ہی فلاپ قرار دے دیا تھا۔اس کو یہ باریکیاں پہلے دکھائی کیوں نہیں دی جو زید نے سنتے ہی دیکھ لی تھی۔اس کے پاس تو اب کچھ بھی نہیں رہا تھا۔اس میں واقعی میں عقل کی کمی تھی۔

جائی یانہ مایوس ہو چکی تھی اور مایوسی کی حالت میں اسے نائلہ کا خیال آیا۔ جائی یانہ کو اس وقت نائلہ کے پاس جانا چاہیے تھا۔ وہ واپس اس کلاس میں گئی۔ وہ کلاس کے اندر داخل ہوئی تو اس نے دیکھا نائلہ سب سے آخری بینچ میں سر نیچے کیے بیٹھی ہوئی تھی۔ نائلہ کا چہرہ چھپا ہونے کے باوجود جائی یانہ کو پتہ تھا کہ وہ اس وقت رو رہی ہے۔

نائلہ کو یوں دیکھ کر جائی یانہ کے دل کو کچھ ہوا۔ جائی یانہ کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جیسا نائلہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ نائلہ تو پتہ نہیں کب سے سر آفتاب کے عتاب کو برداشت کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ قدم قدم چلتی اس بینچ پر بیٹھ گئی جس پر نائلہ بیٹھی ہوئی تھی۔ نائلہ محسوس کر چکی تھی کہ اس کے ساتھ کوئی آ کر بیٹھا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم جو بھی ہو چلی جاؤ ورنہ میری طرح تمہیں بھی رونا پڑے گا!" نائلہ کی زکام زدہ آواز اٹھی۔

"نہیں مجھے یقین ہے کہ مجھے تمہاری طرح رونا نہیں پڑے گا۔میں جو بھی ہوں تم سے وعدہ کرتی ہوں ہم دونوں اس شخص کو اسی طرح رلائیں گے جس طرح وہ ہمیں اذیت دے کر رولانا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی نرم اور پر عزم بات سن کر نائلہ نے گردن اٹھا کر سامنے موجود اس لڑکی کو دیکھا۔نائلہ اس کو دیکھ کر پہچان گئی تھی۔یہ لڑکی اکثر اس کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے کی کوشش کرتی تھی۔

"تم کون ہو؟" نائلہ نے پوچھا۔

"جائی یانہ" جائی یانہ کا نام ہی اس کی پہچان تھی۔

"تم اس سب کے بارے میں کیا جانتی ہو؟" نائلہ نے محتاط انداز میں پوچھا۔

"میں وہ سب جانتی ہوں جو تمہارے ساتھ ہوا ہے، جو میرے ساتھ ہونے والا تھا اور اگر ہم نے آواز نہ اٹھائی تو پتہ نہیں کتنی اور لڑکیوں کے ساتھ ہو گا۔ ہم دونوں کو ہمت کرنی ہو گی اور اس شخص کو سبق سکھانا ہو گا" جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ نے سر دوبارہ ڈیسک پر دے دیا۔

"یہ بس کتابی باتیں ہیں حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے۔"

"جب حقیقی باتیں کتابوں میں لکھی جاسکتی ہے تو کتابی باتیں حقیقت میں کیوں نہیں ڈال سکتے۔"

"تم کیا چاہتی ہو کہ میں ہر جگہ اپنی بدنامی کرواؤں کہ ایک شخص کے پاس میری نازیبا ویڈیوز ہیں جو میرے منہ سے ایک لفظ نکلنے سے قبل وہ سب ویڈیوز لیک کردے گا۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو تم خود بتاؤ تم کیا کرنا چاہتی ہو بلکہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم ابھی کیا کر رہی ہو؟" جائی یانہ نے اسی کے انداز میں بات لوٹائی۔

"میں صبر کر رہی ہوں اور اللہ میرے صبر پر میرا ساتھ دے گا۔" جائی یانہ نے نائلہ کی طرف تاسف سے دیکھا۔

"یہ صبر نہیں بزدلی ہے۔ میں نے پڑھا تھا صبر غم پر کرتے ہے، ظلم پر نہیں۔ صبر اس جگہ پر کیا جاتا ہے جہاں آپ کے پاس کرنے کو کچھ نہ بچا ہو۔ صبر ایک بند گلی میں کرتے ہے جہاں آپ نہ آگے جا سکو اور نہ پیچھے۔ تم بند گلی میں نہیں کھڑی ہو، تمہارے پاس راستے ہیں ڈھیر سارے راستے لیکن تم خوفزدہ ہو۔ تم بزدلی دکھا رہی ہو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نائلہ اس کی باتیں سن کر کچھ پ کے لیے خاموش ہو گئی۔اس نے دھیرے سے اپنا سر اٹھایا اور آنسو صاف کرنے لگی۔

"تم سہی کہہ رہی ہو میں واقعی میں ایک بزدل لڑکی ہوں۔میں وہ سب نہیں کر سکتی ہوں جو تم مجھ سے کروانا چاہتی ہو۔مجھے معاف کر دو اور چلی جاؤ بلکہ میں خود ہی جا رہی ہوں۔"

یہ کہہ کر نائلہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔جائیانہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"پلیز کچھ دیر بیٹھ جاؤ۔ بھلے میری باتوں پر عمل نہ کرو لیکن ایک دفعہ بات سن تو لو۔ مجھے نہیں لگتا ہے کہ میری باتیں صرف سننے میں کوئی حرج ہے۔"

نائلہ جائی یانہ کا ہاتھ جھڑک دینا چاہتی تھی آخر وہ اتنا نڈر قدم کیسے اٹھا سکتی تھی مگر پتہ نہیں کیوں وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔

نائلہ کے بیٹھنے پر جائی یانہ خوش ہوئی تھی مگر اس نے اپنی خوشی کو ظاہر نہیں کیا بلکہ پہلے والے سنجیدہ لہجے میں دوبارہ بات کرنا شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو پرسوں آفتاب نے مجھے بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنانا چاہا تھا مگر عین وقت پر ایک شخص آگیا اور میں بچ گئی۔ لیکن اس نے مجھے وارننگ دے دی ہے کہ وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوبارہ مجھ پر وار کرے گا۔ میں دو دن اس کی باتوں پر ذہنی دباؤ کا شکار رہی ہوں۔
میں نے اس مسئلے پر سوچا، بہت سوچا، بہت زیادہ سوچا۔ میں نے ایک پلان بھی بنایا لیکن جب میں نے کسی سے مشورہ کیا تو اس نے میرے پلان کو سن کر ہی فلاپ قرار دے دیا۔"

"تم نے کس طرح کا پلان بنایا تھا؟" نائلہ نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کہ جب آفتاب مجھے بلیک میل کرے گا تو میں اس کی ویڈیو بنا لوں گی اور انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر دوں گی لیکن جس شخص کو میں نے یہ پلان بتایا تو اس نے مجھے میرے پلان میں موجود اتنے سارے نقص بتائے کہ میرا دل خراب ہو گیا۔"
جائیانہ نے آخری بات پر بچوں کی طرح منہ بنالیا۔

www.novelsclubb.com

نائلہ اس کی بات سن کر سوچ میں پڑ گئی۔

"تم پلان نہ بھی بناؤ تو تمہارے پاس حل ہے۔اگر تم چاہو تو یونیورسٹی کے کسی با رسوخ اور بارعب شخص کو بتا کر بھی اپنی جان چھڑا سکتی ہو۔کیا پتہ وہ تمہاری شکایت کو سنجیدہ لے کر ایکشن لے لیں۔"

"تم نے یہ کوشش کیوں نہیں کی؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں تمہاری طرح خوش قسمت نہیں ہوں۔میری باری میں آفتاب پہلی کوشش میں کامیاب ہو گیا تھا۔اپنا مقصد حاصل کر لینے کے بعد اس نے مجھے دھمکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دی تھی کہ اگر یہ بات کسی کو بتائی تو وہ میری بنائی ہوئی ویڈیوز ڈارک ویب سائٹس پر اپلوڈ کر دے گا۔ میں نے بہت دفعہ کوشش کی کہ کسی کو بتادوں لیکن ہر دفعہ میرا خوف میرے ارادے پر حاوی ہو جاتا تھا۔"

نائلہ نے اداس لہجے میں کہا پھر مسکرا کر جائی یانہ کی طرف دیکھا۔ "تم مجھے چھوڑو خود کو بچاؤ، میں نہیں چاہتی تم بھی میری طرح زندگی گزارو۔"

جائی یانہ سوچ میں پڑ گئی آخر ایسا کون سا انسان ہے جس کی بات پر کوئی بھی شخص آنکھ بند کر کے بھروسہ کر لے۔ یونیورسٹی میں اساتذہ کے معاملے میں سب سے زیادہ عزت سر آفتاب کو دی جاتی تھی کیونکہ اس کے اوپر یونیورسٹی کے انتظامی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

معاملات کی بھی بہت سی ذمہ داری تھی۔اس کے بعد یا تو پرنسپل آتی تھی یا پھر وائس پرنسپل۔

جائیانہ کے دماغ کی سوئی وائس پرنسپل پر اٹکی۔ مس صبا،اس کی یونیورسٹی کی وائس پرنسپل۔وہ اکثر عورتوں کے حقوق اور ہراسمنٹ پر سیمینار ارینج کرواتی تھی۔اس کے علاوہ بھی عام موقعوں پر وہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں بولتی رہتی تھی۔یہ آپشن کچھ کچھ اچھا لگ رہا تھا۔

جائیانہ جلدی سے اٹھی اور کلاس روم سے باہر چلی گئی۔پیچھے نائلہ تنہا رہ گئی وہ سمجھ گئی تھی کہ جائیانہ کے دماغ میں کوئی آئیڈیا آیا ہے۔

وہ زید کو ڈھونڈ رہی تھی۔اچانک اس کی نظر زید پر پڑی وہ تین لڑکوں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔جائی یانہ بغیر سوچ سمجھے اس کے پاس آئی اور اونچی آواز میں بولی۔

"زید!!"

زید کے ساتھ ان تین لڑکوں کی نگاہیں بھی اس لڑکی پر پڑی۔پہلے انہوں نے لڑکی کو دیکھا پھر اپنے سامنے موجود زید کو دیکھنے لگے کہ اس لڑکی اور زید کا کیا سین ہے۔

جائی یانہ کو بے اختیار اپنی اس غلطی پر شرمندگی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تمہیں ایک پروفیسر نے بلایا ہے۔" جائی یانہ جتنے مہذب انداز میں بات کر سکتی تھی، اس نے کی۔ زید نے سر کو خم دیا اور اپنے ساتھ کھڑے لڑکوں کی نظروں کا اس وقت کوئی جواب دیے بغیر جائی یانہ کے ساتھ چل دیا۔

جب وہ دونوں لڑکوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو زید رک گیا۔

"آپ خدا کے لیے سب کے سامنے بات کرنے سے احتیاط برتا کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اور مجھے لے کر یونیورسٹی میں کوئی جھوٹی بات پھیلے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا منہ کھلا رہ گیا۔

"یہ تم ہر بات میں مجھے نصیحت کیوں کرتے رہتے ہو۔ تم جب بھی ملو گے کوئی نہ کوئی نصیحت کرنی ضروری ہے۔"

"میں آپ کو آپ کے بھلے کے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔"

"اچھا ان سب باتوں کو چھوڑو۔ میں نے ایک اور بات سوچی۔۔۔۔" زید نے جائیانہ کی بات کاٹ دی۔

"دیکھیں آپ مجھے اپنی پوری کہانی مت سنائیں بلکہ میرے حصے کا کام بتائیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ کا پرانا پلان ایک نئے انداز میں سنوں" زید

www.novelsclubb.com

اس دفعہ کچھ اکھڑے ہوئے سے لہجے میں بولا۔ شاید اسے جائی یانہ کا اس کی بات بدل کر اپنی بات کہنا برا لگا تھا۔ جائی یانہ نے تیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اتنے روڈ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تمہاری یا تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تمہیں بلانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ میں نے تھوڑا سا فری کیا کیا تم تو سر پر ناچ رہا ہو" آخری بات جائی یانہ نے بس سوچی تھی۔ جائی یانہ ایسا لہجہ کسی کا برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ زید کو چھوڑ کر آگے کی طرف جانے لگی۔

کچھ دیر کے لیے خاموشی قائم ہو گئی۔ جائی یانہ کو لگا کہ زید اب اس کے پیچھے آکر اس سے لڑیں گا یا اپنے رویے کی وضاحت دے گا۔ جب بہت دیر تک اسے زید کی آواز سنائی نہ دی تو جائی یانہ نے اپنی انا ایک طرف رکھ کر گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔

زید پیچھے نہیں تھا۔وہ تو کہیں بھی نہیں تھا۔جائی یانہ اس سے غلط امیدیں باندھ رہی تھی۔

"اچھا ہوا چلا گیا ورنہ میں خود اسے بھیج دیتی۔جب اس کا دل کرے گا مجھے نصیحت کرنے لگ جاتا ہے اور جب دل کرے گا بدتمیزی کرنے لگ جاتا ہے۔اسے لگتا ہے کہ میں اس کے بغیر کچھ کر نہیں سکتی ہوں۔اب دیکھنا میں کرتی کیا ہوں"

جائی یانہ خود کلامی کرتے ہوئے چل رہی تھی۔بہت سے اسٹوڈنٹس نے راستے میں گزرتے ہوئے جائی یانہ کو اپنے آپ سے باتیں کرتا دیکھ کر عجیب نظروں سے دیکھا لیکن ابھی جائی یانہ بری طرح تپی ہوئی تھی۔اس کا لوگوں کی عجیب نظروں پر کوئی دھیان نہیں تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خود وائس پرنسپل کے آفس میں جائے گی۔اسے ویسے بھی زید کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ غصے میں بغیر کچھ سوچے سمجھے وائس پرنسپل کے آفس پہنچ گئی۔ مس صبا آفس میں آچکی تھی۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آنے کی اجازت مل گئی۔

جائی یانہ نے دروازہ کھولا تو اس کے عین سامنے ایک خاتون اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھی تھی۔ان کی تمام توجہ کا مرکز اس وقت جائی یانہ تھی۔مس صبا کو یونیورسٹی آئے بمشکل پانچ منٹ ہوئے تھے۔اس لیے ابھی انہوں نے کسی کام کو ہاتھ نہیں

www.novelsclubb.com

لگا یا تھا۔ان کے بال سنہری تھے۔ سفید رنگت اور صاف نقش۔ وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔

"بولیں؟" جائی یانہ جانے کب تک ان کا تجزیہ کرتی رہتی اگر مس صبا خود اس سے بات شروع نہ کرتیں۔

جائی یانہ جلد بازی میں یہاں آتو گئی تھی مگر اب وہ ان سے کیا کہے گی۔اسے کچھ پتہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں نے آ۔۔آپ کو ایک بات بتان۔۔نی تھی۔" جائی یانہ کنفیوژ ہو رہی تھی۔ اس کی حالت کو مس صبا بھانپ گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹھیں!" انھوں نے آرام سے کہا۔

جائی یانہ بیٹھ گئی۔

"آپ نے جو بات کرنی ہے کھل کر کریں، بلکل بھی نہ گھبرائے۔" مس صبا کے دوستانہ انداز نے جائی یانہ کو کچھ ہمت دی۔

"وہ دراصل مس مجھے سر آفتاب کے بارے میں کچھ بتانا تھا۔" جائی یانہ اپنے گود میں رکھے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑنے لگی۔

"وہ بات یہ تھی کہ سر آفتاب نے مجھے ہراس کیا ہے اور کچھ غلط کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔" جائی یانہ کی بات سن کر مس صبا سیدھی بیٹھ گئی۔اب ان کے چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔پہلے والا دوستانہ انداز بلکل غائب تھا۔

"نام کیا ہے آپ کا؟" مس صبا نے جائی یانہ اس سے سوال کیا۔

"جائی یانہ!" جائی یانہ نے اپنا اعتماد قائم رکھا۔

"ہمم تو جائی یانہ آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے جس پر میں یقین کر لوں۔"

www.novelsclubb.com

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن میں ایک لڑکی کو جانتی ہوں۔اس کا نام نائلہ ہے سر آفتاب نے اس کی کچھ نازیبا ویڈیوز بنائی ہے۔ سر آفتاب اب اسے ویڈیوز کے ذریعے بلیک میل کر رہے ہیں۔"

"اچھا!" مس صبا نے سر ہلایا "آپ اس لڑکی کو بھی آفس میں بلا لیں، آگے کی گفتگو اب اس لڑکی کے ساتھ بیٹھ کر کریں گے۔" مس صبا کی بات سن کر جائی یانہ اٹھ کھڑی ہوئی اور بھاگتی ہوئی نائلہ کو ڈھونڈنے لگی۔

وہ سب سے پہلے اس کلاس میں ہی گئی تھی جہاں اس نے نائلہ سے بات کی تھی۔ اس کے اندازے کے عین مطابق نائلہ اسی کلاس میں موجود تھی۔ جائی یانہ نے نائلہ کو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ مس صبا نے نائلہ کو بلایا ہے. نائلہ اس کے ساتھ چل پڑی۔ راستے میں نائلہ نے مس صبا کے بلانے کی وجہ پوچھنا چاہی مگر جائی یانہ نے

اسے کچھ نہیں بتایا۔ جائی یانہ کو ڈر تھا کہ کہیں نائلہ وجہ جان لینے کے بعد مس صبا کے آفس جانے سے انکار نہ کر دے۔

جب وہ دوبارہ آفس پہنچی تو مس صبا ان دونوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

"دروازہ بند کر دیں اور میرے سامنے بیٹھ جائے۔" جائی یانہ نے ان کی بات سن کر سر کو خم دیا اور آفس کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ دونوں مس صبا کے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"میم آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟" نائلہ کے سوال پر مس صبا نے جائی یانہ کی طرف دیکھا۔

"آپ نے اپنی دوست کو میرے بلانے کی وجہ نہیں بتائی؟" مس صبا نے جائی یا نہ سے پوچھا تو اس سر نفی میں ہلا دیا۔

"نو میم!"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"میم مجھے ڈر تھا کہ نائلہ کو اگر میں نے پہلے ہی بات بتا دی تو وہ آپ کے پاس آنا نہیں چاہے گی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمم" جائی یانہ کی بات سن کر مس صبا نے ہنکارا ابھرا۔

"جائی یانہ نے مجھے ایک بات بتائی ہے۔بس اسی کی تفتیش کے لیے میں نے آپ کو اپنے آفس میں طلب کیا ہے۔"مس صبا اب مکمل طور پر نائلہ کی جانب متوجہ تھی۔

"آپ کی دوست نے مجھے بتایا ہے کہ سر آفتاب نے آپ کی قابل اعتراض ویڈیوز بنائی ہیں۔کیا یہ سچ کہہ رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

نائلہ نے جیسے ہی بات سنی اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔اس کے سامنے وہ منظر،وہ دردناک یادیں دکھائی دینے لگی۔اس کو اپنا دم اس آفس میں گھٹتا محسوس ہوا۔

نائلہ سے کچھ بھی نہیں کہا جا رہا تھا۔اس کو اپنا سانس اکھڑتا محسوس ہونے لگا۔مس صبا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بخوبی دیکھ رہی تھی۔

جائی یا نہ بھی اس کو دیکھ رہی تھی۔وہ اس کی حالت سمجھ سکتی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ نائلہ کے کندھے پر رکھ کر اسے کچھ حوصلہ دیا۔

"آپ گھبرائیں نہیں جو کہنا چاہتی ہیں کھل کر کہہ دیں۔"مس صبا نے اس کا حوصلہ بڑھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نائلہ بتاؤ۔ تم ہی تو چاہتی ہو کہ کوئی تمہارا جگہ نہ لے۔ دیکھو خدا نے تمہیں موقع دیا ہے۔ تم لوگوں کی مدد کر سکتی ہو۔ پلیز بولو، اپنے لیے نہ سہی تو ہر اس لڑکی کے لیے جو سر آفتاب کا ٹارگٹ بن سکتی ہے۔" جائی یانہ نے بڑی امید سے نائلہ کو کہا۔

نائلہ کو جائی یانہ کی آواز اپنے ضمیر کی آواز لگی۔ اس کا دل بھی اسے اکسانے لگا۔

"میں نے۔۔" نائلہ بتاتے ہوئے دوبارہ خاموش ہو گئی۔ جائی یانہ نے بغیر آواز کے لب ہلائے۔ "تم کر سکتی ہو نائلہ۔"

www.novelsclubb.com

نائلہ نے ہمت باندھی اور بولنا شروع کیا۔

****

آفس میں موجود دونوں افراد تیسرے فرد کی کہانی سننے میں مشغول تھے۔نائلہ نظریں جھکائیں آہستہ آہستہ اپنی کہانی بیان کر رہی تھی۔

"میں نے پچھلے سال بی بی اے کے لیے اس یونیورسٹی میں اپلائے کیا تھا۔مجھے یونیورسٹی میں آئے تیسرا دن ہوا تھا کہ سر آفتاب سے میری ملاقات ہوئی۔"

*(راہداری میں چلتی کالے رنگ کی چادر میں خود کو مکمل طور پر چھپائے نائلہ اپنا لیکچر لینے جا رہی تھی۔اس کی چادر اس قدر بڑی تھی کہ اس کا لباس بھی دکھائی

نہیں دیتا تھا۔راہداری کے آخر میں سر آفتاب کھڑے تھے وہ نائلہ کو ہی دیکھ رہے تھے۔)*

"ہم دونوں کے درمیان گفتگو بہت مختصر سی ہوئی تھی۔انہوں نے بس مجھ سے میرے سبجیکٹس پوچھیں اور یونہی ادھر ادھر کی بات پوچھی۔انہوں نے اس دن مجھ سے بہت مہذب اور تمیز سے بات کی۔"

("آپ بی بی اے کیوں کر رہی ہے؟آپ نے تو پری میڈیکل کیا تھا اور آپ کے مارکس تو اتنے اچھے ہے۔آپ کو تو کیمسٹری میں بی ایس کرنا چاہیے تھا۔"سر آفتاب نے اس سے سلام دعا کے بعد اس کے انٹر میں مارکس اور اس کے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں پوچھا تھا۔نائلہ کے مارکس اچھے تھے اس لیے وہ حیران تھے۔

"سر مجھے سائنس سے زیادہ بزنس میں شوق تھا اسی لیے میں نے بی بی اے سلیکٹ کیا۔" نائلہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا!! انسان کو جس چیز میں انٹرسٹ ہو اسے وہی کام کرنا چاہیے۔" سر آفتاب نے پھر گھڑی کو دیکھا۔ "ابھی تو مجھے ایک کام ہے اور آپ کی بھی کلاس کا وقت ہو رہا ہو گا۔ایسا کرتے ہیں کل چھٹی ٹائم آپ میرے آفس آجایئے گا۔ میں آپ کا انتظار کروں گا آخر کو اتنی اچھی اسٹوڈنٹ سے بات کرنے کا موقع بار بار تو نہیں ملتا ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

نائلہ نے حامی بھر لی۔ سر آفتاب نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلے گئے۔ نائلہ کے ذہن میں سر آفتاب کا کردار ایک شفیق استاد جیسا بن گیا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنے لیکچر لینے کے لیے جانے لگی)

"میں کسی بھی مرد سے یوں اکیلی نہیں ملتی لیکن سر آفتاب نے پہلی ملاقات میں ایسا تاثر دیا کہ میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ اس شخص کی اصلیت اتنی ڈراؤنی ہو گی۔"

(نائلہ سر آفتاب کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔ یونیورسٹی میں چھٹی ہو چکی تھی۔ یونیورسٹی میں چند ایک لوگ ہی موجود تھے۔

سر آفتاب نے آفس کا دروازہ خود کھولا اور اسے اندر آنے کی اجازت دی۔اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھے اس کے پیچھے موجود دروازہ ایک دھاڑ سے بند ہوا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے سر آفتاب نہیں دکھائی دیے بلکہ ایک شیطان کھڑا دکھائی دیا۔)

"میں بہت چلائی بہت آوازیں دی مگر اس وقت کوئی نہیں آیا۔میں عزازیل سے ملنے گئی تھی مگر میری ملاقات ابلیس سے ہو گئی اور ابلیس انسانوں کا کھلا دشمن ہے۔"

www.novelsclubb.com

*(آفس کی حالت کچھ لمحات بعد بالکل بدل گئی تھی۔کوئی بھی شے اپنی جگہ پر موجود نہیں رہی تھی۔وہ آفس کے فرش پر لیٹی ہوئی تھی۔اس کا چہرہ فرش پر ڈھلکا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوا تھا۔اس کی چادر سر آفتاب نے ایک طرف پھینک دی تھی۔اس کا چہرہ کھنڈر پڑا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا اب اس کھنڈر پر کبھی بہار نہیں گزرے گی۔*

اس کے سامنے سر آفتاب کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔وہ اپنے کیے ہوئے گناہ کو بار بار ویڈیو کے ذریعے دہرا کر دیکھ رہے تھے۔وہ بار بار اسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔غرور سے)

"تمہیں میرے پاس آنا چاہیے تھا!"مس صبا اس کی بات سن کر بس اتنا بول پائی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس وقت یہ بات کسی کو بھی نہیں بتا سکتی تھی۔آج صبح اگر آپ مجھ سے پوچھتی تو بھی میں آپ کو نہیں بتاتی لیکن ابھی آپ نے پوچھا تو بتا دیا۔شاید وقت

بھی سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ وقت کے ابلیس کو سہی وقت پر مارا جائے۔"

نائلہ بس اتنا کہہ پائی۔

("یہ بات کسی کو بھی پتہ نہیں چلنی چاہیے ورنہ میں تمہیں بدنام کر دوں گا۔ اگر تمہارے منہ ایک لفظ بھی نکلا نہ تو اگلے لمحے تمہاری ویڈیوز ہر ویب سائٹس پر موجود ہو گی۔" سر آفتاب اس کے پاس کھڑے کہہ رہا تھا۔

"اپنا حلیہ درست کر واور اب اپنے گھر چلی جاؤ گھر والوں کو بتا دینا کہ اپنی دوست کے گھر گئی تھی۔ میر اشکریہ ادا کرو کہ میں تمہارا راز رکھ رہا ہوں ورنہ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ کر چلا جاتا۔" سر آفتاب نے کالی چادر نائلہ کی جانب بڑھائی۔ نائلہ کو اپنی چادر منہ چڑاتی دکھائی دی۔)

"گھر میں کسی نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا نہ میں نے کسی کو بتایا۔بس خاموشی سے اپنے کمرے میں چار پانچ دنوں کے لیے بند ہو گئی۔ یہ سب کچھ میرے لیے ٹراما بن گیا تھا۔"

*(کمرے کی دیواروں نے اپنی سوئی ہوئی مالکن کو ڈر کر اٹھتے دیکھا۔ *

*کمرے کی دیواروں نے اپنی مالکن کو کتابیں پکڑے روتے دیکھا۔ *

کمرے کی دیواروں نے کمرے کی مالکن کو چیختے چلاتے ہوئے دیکھا لیکن یہ آوازیں حدود سے باہر نکلنے نہ دی۔)

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں سمیسٹر کلئیر نہیں کر پائی۔ میں نے یونیورسٹی بدلنے کا سوچا مگر سر آفتاب نے مجھے دھمکی دے دی تھی۔"

"اس کے بعد آفتاب نے آپ کو تنگ کرنے کی کوشش کی؟"

"جی اس کا مطالبہ تھا کہ میں کسی لڑکی کو اس کے آفس بھیجوں تا کہ وہ اس کے ساتھ بھی وہی سب کرے جو میرے ساتھ کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہم آپ نے اس سلسلے میں اس کی کوئی مدد کی؟" مس صبا کے پوچھنے پر نائلہ نے گردن نفی میں ہلائی۔

"میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ مظلوم ہونے کے ساتھ ساتھ اب ظالم بھی بن جاؤں۔ یاداشت کا بوجھ اٹھایا نہیں جا رہا ہے، دل اور ضمیر کا بوجھ بھی اگر اٹھا لیا تو زمیں میں دھنس جاؤں گی۔"

****

ساری باتیں کھل کر سامنے آچکی تھی۔اب آفس میں ایک سکوت کا راج تھا۔اس سکوت کو مس صبا کی آواز نے توڑا۔

"تم دونوں نے کچھ سوچا کہ اب کیا کرنا ہے۔"

"میم میں نے سوچا تھا کہ آفتاب کی بلیک میل کرتی ویڈیوز میں انٹرنیٹ پر ڈال دوں گی مگر مجھے کسی نے منع کر دیا اور کہا کہ اس سے میری ہی بدنامی ہو گی۔" جائی یا نہ کو ابھی بھی اپنا آئیڈ یا اچھا لگ رہا تھا۔ شاید مس صبا کو بھی اچھا لگ جائے۔ زید جیسے شخص پر کیا بھروسہ کرنا۔

مس صبا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"مجھے ثبوت تو چاہیے ہونگے ورنہ میں تمہاری پرنسپل صاحبہ کو راضی نہیں کر پاؤں گی۔" مس صبا نے سوچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میم آپ توان کی بہن ہے وہ تو آپ کی بات مان جائیں گی۔" جائی یانہ نے بے ساختہ بات کہہ دی۔

مس صبا کے چہرے کے تاثرات بدل گئے جائی یانہ کو پتہ چل گیا اس نے کچھ غلط کہہ دیا ہے۔اس نے معذرت کرنا چاہی لیکن اس سے پہلے ہی مس صبا نے بات بدل دی۔

"آپ دونوں اب جائیں میں اس مسئلے کو اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں کھڑی ہو گئی اچانک جائی یانہ یاد آیا کہ ان کا پیپر تو شروع ہو گیا ہو گا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میم ہمارا پیپر تو اب تک شروع ہو گیا ہو گا۔"

جائی یانہ کی بات سن کر مس صبا نے انہیں تسلی دی۔

"آپ دونوں پریشان نہ ہو۔ آپ دونوں کو پیپر حل کرنے کا پورا وقت دیا جائے گا۔ میں آپ کے سر سے بات کر لوں گی۔"

ان دونوں کو کچھ تسلی ہوئی اور دونوں باہر چلی گئی۔ پیچھے مس صبا اپنے حال اور ماضی میں ایک ساتھ جینے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جہاں سے ہم نے وقت کو روکا تھا اسی وقت میں ایک دفعہ دوبارہ آتے ہیں۔ مس صبا اور جائی یانہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"آپ مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہیں گی؟" مس صبا کے پوچھنے پر جائی یانہ نے گردن اثبات میں ہلائی۔

"جی میں نے پوچھنا تھا کہ آپ نے یہ سب کس طرح کیا؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی بات سننے پر مس صبا تمسخر سے ہنسی۔ جائی یانہ سمجھ نہ پائی کہ اس نے آخر ایسا کیا پوچھ لیا ہے جو مس صبا اس پر ہنس رہیں ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے لگا تھا کہ آپ سمجھدار ہے اور ضرور وہی سوال کریں گی جو میں نے سوچا ہے۔"

"کیسا سوال ؟" جائی یانہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"آپ کو مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا کہ میں نے آپ کی مدد کیوں کی ہے نا کہ یہ آپ نے میری مدد کس طرح کی ہے۔"

"مدد کرنا آپ کا فرض تھا اس لیے۔۔۔" جائی یانہ نے خود سے سوچی وجہ بتا دی۔

"میری پیاری شاگردہ! یہ دنیا ہے۔یہاں پر کوئی بھی کسی کی غیر مشروط مدد نہیں کرتا ہے اور اگر ہم سب اپنا فرض سمجھ کر دوسروں کی مدد کرنے لگ جائے تو یہ دنیا جنت بن جائے گی۔یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو کوئی کسی کی مدد فرض سمجھ کر نہیں کرتا ہے۔میں نے بھی نہیں کی۔"

جائی یانہ ان کی باتیں سن کر سوچ میں پڑ گئی۔"اب کس طرح مدد کی" کا سوال ثانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔اب سب سے اہم سوال اب یہ بن گیا تھا کہ "اس کی مدد کیوں کی" گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(باقی آئندہ)

www.novelsclubb.com